اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْن

نماز دین کا ستون ہے

نماز

بمطابق سنت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نماز بمطابق سنت، طہارت، وضو، نماز وغیرہ کے روزمرہ کے مسائل اور مسنون دعائیں۔

الصلوٰۃ عماد الدین

نماز دین کا ستون ہے



نماز بمطابق سنت، طہارت، وضو، نماز وغیرہ کے روزمرہ کے مسائل اور مسنون دعائیں۔

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

از علامہ ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار صاحب مدظلہٗ العالی رئیس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، والصّلوٰۃ والسّلام علٰی خاتم الانبیاء وسیّد المرسلین محمّد واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین، ومن تبع ھٰذہ وھدیہ الٰی یوم الدّین۔ اما بعد

اللہ جل شانہٗ نے دنیا اور اس کے ہر ہر ذرے کو کسی نہ کسی مقصد کے لئے پیدا فرمایا، اور قرآن کریم اور اپنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زبانی اس مقصد کو بیان کیا۔ چنانچہ جنوں اور انسانوں کے پیدا کرنے کا مقصد یوں بیان فرمایا:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ۝ مَاۤ اُرِیۡدُ مِنۡہُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّمَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ یُّطۡعِمُوۡنِ ۝ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ۝

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے نہ روزی کموانا چاہتا ہوں اور نہ یہ کہ وہ مجھے کھلائیں رزق پیہم پہنچانے والا تو زبردست قوت و طاقت والا اللہ ہی ہے۔ (الذاریات ۵۶۔۵۸)

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو دنیا کی زیب و زینت میں پھنسنے اور آخرت کے بجائے مال و دولت کے چکر میں پڑنے سے منع کیا اور دنیا میں رہ کر آخرت کی فکر کرنے اور اسے بنانے کا حکم دیا۔

ارشاد ہے:

اَنَّمَآ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ

تمہارے اموال اور اولاد ذریعہ آزمائش ہیں (الانفال ۲۸)

اور فرمایا:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِيۡنَ وَالۡقَنَاطِيۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالۡفِضَّةِ

لوگوں کے لئے مزین کر دیا گیا ہے مرغوب چیزوں کی محبت کو جیسے عورتیں اور بیٹے اور جمع کئے ہوئے خزانے سونے اور چاندی کے (آل عمران ۱۴)

خوش نصیب ہیں وہ ہستیاں جنہیں اللہ جل شانہٗ کی عبادت اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کی توفیق مل جائے۔ ارشاد ہے:

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

جس مرد یا عورت نے نیک کام کیا اور وہ مومن ہو تو ہم اس کو ایک اچھی زندگی عطا کریں گے اور ہم ان کو ان کا حق ان بہتر کاموں پر جو وہ کرتے تھے بدلے میں عطا کریں گے۔ (النحل ۹۷)

اللہ جل شانہٗ نے مخلوق کے لئے جو احکامات نازل فرمائے ہیں ان کے دو حصے ہیں۔

(۱) ایمانیات و اعتقادیات (۲) اعمال۔

ایمان و اعتقاد بنیاد اور اساس کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہو سکتا ہے جو اللہ جل شانہٗ کے ایک اکیلے اور خالق و مالک ہونے کا اعتراف و اقرار دل و زبان سے نہ کرے وہ مشرک اور کافر کہلاتا ہے۔ اور کافر و مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور نہ اس کی کبھی

مغفرت ہو گی نہ وہ جنت میں داخل ہو سکے گا۔

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک کرے اور اس کے سوا جسے چاہیں بخش دیتے ہیں۔(النساء۱۱۶)

اور فرمایا:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ

اور جس نے اللہ کا شریک بنایا وہ ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑا پھر اسے اڑنے والے مردار خور اچک لیں یا ہوا نے اسے کسی دور جگہ میں گرادیا ہو۔(الحج ۳۱)

اور فرمایا:

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس پر جنت حرام کی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔(المائدہ ۷۲)

ہر نبی نے اپنی امت کو وحدانیت خداوندی (اللہ تعالیٰ کو ایک اکیلے معبود ماننے) اور اپنی (یعنی رسول) کی اطاعت کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ نے اسی کو کامیابی اور سرخروئی کا مدار رکھا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ

سو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(الشعراء۱۸)

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا۔(النساء ۸)

مشرکوں اور کافروں کو ان کے اچھے کاموں سے کوئی فائدہ نہ ہو گا وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ فرمایا:

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ

مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں اس حالت میں کہ وہ اپنے اوپر
کفر کو تسلیم کر رہے ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال برباد ہوئے
اور وہ ہمیشہ (دوزخ کی) آگ میں رہیں گے(التوبہ ۱۷)

ایمان لانے اور توحید کا اقرار کرنے کے بعد انسان پر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ اعمال فرض ہوتے ہیں، عبادات میں سب سے بڑا درجہ اور اہم ترین عبادت نماز ہے جسے دین کا ستون فرمایا گیا ہے اور غالباً کوئی دین اس عبادت سے خالی نہ ہو گا، قرآن کریم میں بے شمار جگہ اس کے قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے ایسی عبادت قرار دیا ہے جو برائی، بے حیائی اور برے کاموں سے روکنے والی ہے۔ فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے(العنکبوت ۴۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں تمام حکام کو حکم نامہ جاری کیا کہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سے زیادہ ضروری نماز ہے جو شخص اس پر پابندی اختیار کرے گا وہ دین کا پابند ہو گا اور جو شخص اس کو ضائع کرے گا وہ دوسرے امور کو زیادہ ضائع کرنے والا سمجھا جائے گا۔ مشکوٰۃ ص ۵۹

قیامت کے روز سب سے پہلے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔

روز محشر کہ جان گداز بود　　　اولین پرسش نماز بود

نماز کی اہمیت اور اس کے عظیم مرتبہ کو دیکھتے ہوئے اس کتاب میں نماز، وضو، طہارت وغیرہ کے مسائل کو آئندہ صفحات میں پیش کیا جارہا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کتاب کو اپنی خوشنودی، رضا، مغفرت اور مخلوق کی رہنمائی کا ذریعہ بنائیں۔ وصل اللہ تعالیٰ خیر خلقہٖ محمّد وآلہٖ وصحبہٖ اجمیعن

محمد حبیب اللہ مختار

۱۹۹۴ء ۱۴۱۵ھ

طہارت کے احکام و مسائل

نماز کے لئے طہارت اور وضو لازم ہے، اس لئے ان کے مسائل اور طریق کار پر غور کرنا لازم ہے۔ کیونکہ طہارت عبادت کی بنیاد ہے۔

طہارت

صفائی اور پاکیزگی کو عربی میں طہارت کہا جاتا ہے۔ چودہ سو برس قبل جب دنیا جہالت کی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی، صحرائے عرب میں اسلام کی روشنی پھیلی۔ اس روشنی میں جس تہذیب نے جنم لیا اس میں جسمانی صفائی اور پاکیزگی کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

نصف ایمان

اسلام نے صفائی اور طہارت کا جو معیار قائم کیا ہے وہ دنیا کی ہر قوم سے بہتر اور اعلیٰ ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے، جسمانی صفائی اور پاکیزگی روحانی صفائی اور پاکیزگی کا پیش خیمہ ہے۔

طہارت کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ بغیر طہارت کوئی عبادت مقبول نہیں ہے۔

مثلاً نماز بغیر وضو نہیں ہوتی اور وضو طہارت ہی کا ایک جزو ہے۔

طہارت اور صفائی جسم و لباس کے علاوہ قیام و طعام کی جگہ، عبادت کی جگہ، دفتر، مکان، غرض کہ ہر مقام پر ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ حدیث شریف میں طہارت کو نصف ایمان فرمایا گیا ہے۔

طہارت کے طریقے اور معیار کو سمجھنے کے لئے غلاظت سے بھی واقف ہونا ضروری ہے۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز سے احتیاط کی جائے، کون سی چیز گندی ہے۔ احتیاط کیسے ہو سکتی ہے؟

اہم بات

نماز کے لئے جس پاکیزگی اور طہارت کی ضرورت ہے وہی معیار عام زندگی میں ہونا چاہیے۔ یورپین طبقہ اور یورپین تہذیب سے متاثر افراد طہارت کے بنیادی اصولوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے غسل جنابت تک نہیں کرتے اور اگر نہاتے بھی ہیں تو صرف جسم دھونا مقصود ہوتا ہے۔ غسل کے ارکان ادا نہ کرنے کے باعث غلاظت بر قرار رہتی ہے۔

نجاست کی اقسام

اسلام نے نجاست کی دو قسمیں بتائی ہیں:

۱۔ نجاست حکمی ۲۔ نجاست ظاہری

نجاست حکمی وہ ہے جو نظر نہ آئے مگر شریعت مطہرہ نے اسے نجاست قرار دیا ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حدث اکبر ۲۔ حدث اصغر

حدث اکبر سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس کی مثال غسل جنابت کا واجب ہونا ہے۔

حدث اصغر کے بعد نماز کے لئے وضو واجب ہے۔ مثلاً پیشاب پاخانہ کرنا یا ریح کے خارج ہونے کے بعد نماز اور سجدہ تلاوت کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔

نجاست ظاہری وہ ہے جو نظر آ رہی ہو۔ یعنی کپڑے یا جسم پر پیشاب، پاخانہ، خون، شراب وغیرہ کا لگ جانا اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ نجاست غلیظہ ۲۔ نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ اگر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو جسم یا لباس کو پاک کرنا ضروری ہے۔ بغیر پاک کئے نماز نہیں ہوگی۔

نجاست خفیفہ کپڑے یا جسم کے جس حصہ پر لگے اس حصہ کے چوتھائی کی حد تک ہو تو

معاف ہے۔ نماز پڑھ سکتا ہے۔، لیکن بہتر یہی ہے کہ اس کو پاک کر کے نماز ادا کرے۔

مسئلہ نمبر ۱ : تمام جانوروں کا پاخانہ اور آدمی کا پیشاب پاخانہ، منی، شراب، خون، مرغی، بطخ اور مور کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ : حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ حلال چڑیوں کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ : ذبح کے بعد گوشت کے اندر رہ جانے والا خون پاک ہے۔ ذبح کے وقت نکلنے والا خون ناپاک اور نجاست غلیظہ ہے۔

قضاء حاجت کے آداب و مسائل

۱۔ اگر گھر میں بیت الخلاء نہ ہو تو قضاء حاجت کے لئے آبادی سے دور جنگل میں جانا بہتر ہے۔

۲۔ پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا چاہئے۔

۳۔ بیت الخلاء میں جاتے وقت انگوٹھی یا وہ کاغذ جس پر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کا نام یا کوئی آیت لکھی ہو ، یہ سب چیزیں باہر رکھ کر اندر جانا چاہئے۔

۴۔ بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں پھر دایاں۔ نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں۔

۵۔ کھلی جگہ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت زمین کے قریب ہو کر کپڑا اٹھائے۔

۶۔ منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے۔

۷۔ قضاء حاجت کے دوران چپ چاپ بیٹھا رہے کوئی گفتگو نہ کرے۔

۸۔ بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرے۔

۹۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یا جنگل میں کپڑا اٹھانے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

اللہ کے نام سے اے اللہ! تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں تیری گندے جنوں اور جننیوں سے

۱۰۔ بیت الخلاء اور گندی جگہ سے نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے نکالے اور پھر یہ دعاء پڑھے:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

میں تیری بخشش چاہتا ہوں سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے دور کی مجھ سے گندگی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

استنجاء

۱۔ بول و براز کے بعد پانی سے استنجاء کرنا مسنون ہے۔

۲۔ ڈھیلے اور پتھر سے بھی استنجاء درست ہے۔ بشرطیکہ نجاست ادھر ادھر نہ پھیلی ہو اور پانی نہ ہو۔

۳۔ ہڈی، گوبر، لید، کوئلہ، شیشہ، پکی اینٹ، کھانے کی چیز اور جانوروں کے چارے سے استنجاء منع ہے۔ لیکن اگر کوئی کرلے اور جگہ صاف ہو جائے تو بدن پاک ہو جائے گا۔

۵۔ لکھنے میں استعمال ہونے والے کاغذ سے بھی استنجاء مناسب نہیں البتہ ٹوائلٹ پیپر اور ٹشو پیپر سے استنجاء کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

فضائل وضو

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن بندہ جب وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے کئے ہوتے ہیں، اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو ہاتھ سے کئے ہوں، اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ وہ تمام گناہ خارج ہو جاتے ہیں جو پاؤں سے کئے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ

گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کو **غُرٌّ مُحَجَّلُوْن** کہہ کر پکارا جائے گا کیونکہ وضو کی وجہ سے ان کا چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں سفید اور چمکدار ہوں گے۔ لہٰذا جو شخص اپنی اس سفیدی و چمک کو بڑھانا چاہتا ہو وہ ایسا ضرور کرے۔ (رواہ بخاری و مسلم)

وضو کی حیثیت

پیشاب پاخانہ کرنے اور ہوا کے خارج ہونے کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے، خواہ نفل نماز پڑھنا ہو یا فرض، طواف کرنے اور قرآن پاک چھونے کے لئے واجب ہے اور نیند سے جاگنے کے بعد یا وضو ہوتے ہوئے وضو کرنا مستحب ہے۔

وضو کے فرائض:

وضو میں مندرجہ ذیل فرائض ہیں:

۱۔ منہ دھونا۔ یعنی پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک اچھی طرح منہ دھونا کہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا، ہاتھ اور پیروں میں بھی بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔ ورنہ وضو نہیں ہو گا۔

وضو کی سنتیں:

وضو میں مندرجہ ذیل سنتیں ہیں:

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ بسم اللہ پڑھنا۔

۳۔ پہلے دونوں ہاتھ دھونا۔

۴۔ کلی کرنا۔

۵۔ مسواک کرنا۔

۶۔ ناک میں پانی دینا۔

۷۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

۸۔ تمام سر اور کانوں کا مسح کرنا۔

۹۔ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۰۔ ایک عضو کے خشک ہونے سے قبل دوسرا دھونا یعنی متواتر وضو کرنا۔

۱۱۔ وضو کے فرضوں میں ترتیب کا خیال رکھنا۔ یعنی پہلے منہ دھونا، پھر اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا پھر مسح کرنا۔ آخر میں دونوں پیر دھونا۔

مستحبات وضو :

وضو میں مندرجہ ذیل مستحبات ہیں:

۱۔ گردن کا مسح کرنا۔

۲۔ قبلہ رخ بیٹھنا۔

۳۔ کلمہ شہادت پڑھنا۔

۴۔ ہر عضو کو مل کر دھونا۔

۵۔ داہنی طرف سے شروع کرنا۔

۶۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

۷۔ خود وضو کرنا۔ کسی سے مدد نہ لینا۔

مکروہات وضو :

مندرجہ ذیل مکروہات وضو ہیں:

۱۔ ناپاک جگہ وضو کرنا۔

۲۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۳۔ وضو کرتے وقت باتیں کرنا۔

۴۔ پانی زیادہ بہانا۔

نواقص وضو :

مندرجہ ذیل نواقص وضو ہیں ان تمام صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز کے لئے وضو کرنا فرض اور طواف کے لئے واجب ہے:

۱۔ پاخانہ، پیشاب، ریح، مذی، کیڑے یا پتھری یا کنکری کا نکلنا۔

۲۔ خون اور پیپ کا نکل بہنا۔

۳۔ منہ بھر کے قے ہونا۔

۴۔ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔

۵۔ مست اور بے ہوش ہو جانا۔

۶۔ نماز میں قہقہے لگا کر ہنسنا۔

۷۔ بدن میں سے کسی جگہ سے نجاست کا نکل کر بہہ جانا۔

وضو کا طریقہ :

وضو کا طریقہ درج ذیل ہے:

۱۔ پاک صاف جگہ تلاش کرے۔ بلند جگہ ہو تو بہتر ہے کہ کلی وغیرہ کا پانی پیروں پر نہ گرے۔ قبلہ رخ ہو تو بہتر ہے۔

۲۔ بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے۔

۳۔ پھر تین بار کلی کرے اور مسواک کرے۔ تا کہ منہ کی بدبو دور ہو یا تمباکو اور پیاز وغیرہ کی بدبو باقی نہ رہے۔ سیدھے ہاتھ سے کلیاں کرے۔

۴۔ اس کے بعد تین مرتبہ ناک میں پانی دے کر الٹے ہاتھ سے ناک صاف کرے۔

۵۔ پھر تین بار دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرہ یعنی منہ دھوئے۔ پیشانی سے لے کر ٹھوڑی سے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک تمام چہرہ دھوئے۔ داڑھی میں انگلیوں سے خلال کرے۔

۶۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ انگوٹھی یا چھلا وغیرہ انگلی میں ہو تو اس کو ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچائے اور انگلیوں کی جڑوں میں خلال کرے۔ یعنی دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈالے۔

۷۔ اس کے بعد تمام سر کا مسح کرے۔ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے اور تمام سر کا سنت ہے۔ پانی ہاتھوں میں لے کر جھٹک دے۔ پھر یہ ہاتھ سر پر پھیر لے۔ یہ مسح ہے، سر کے بعد انگلیوں سے کانوں کا مسح کرے۔ پھر دونوں ہاتھ کی پشت گردن پر پھیرے، یہ گردن کا مسح ہے۔

۸۔ آخر میں دونوں پیر ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے تمام عضو مل کر دھوئے اور پیروں کی انگلیوں میں بھی خلال کرے۔

اب یہ وضو مکمل ہو گیا۔

مسئلہ: وضو کے بعد ممکن ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو پہلے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو ادا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ : قرآن کریم کی تلاوت بغیر وضو کر سکتا ہے لیکن قرآن شریف کو بغیر وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ یعنی حافظ بغیر ہاتھ لگائے تلاوت کر سکتا ہے۔

مسئلہ : ناخن پر نیل پالش لگی ہو تو وضو اور غسل نہیں ہو گا۔

وضو کے شروع کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذَنۡبِیۡ وَوَسِّعۡ لِیۡ فِیۡ دَارِیۡ وَبَارِكۡ لِیۡ

اے اللہ بخش دے میرے گناہ اور فراخی دے میرے لیے میرے گھر میں اور برکت دے

فِیۡ رِزۡقِیۡ ج اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ

میرے لیے روزی میں اے اللہ بنادے مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور بنادے مجھے

مِنَ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ ؕ

پاک صاف بندوں میں سے۔(ترمذی ونسائی)

وضو کے بعد کی دعا

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ؕ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ بنادے مجھے

مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؕ سُبْحٰنَكَ

توبہ کرنے والوں میں سے اور بنادے مجھے پاک صاف بندوں میں سے۔ پاک ہے تو

اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اے اللہ اور سب تعریف تیرے لیے ہے۔ میں گواہی دیتاہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا تیرے

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؕ

میں تجھ سے معافی مانگتاہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتاہوں۔

غسل کا بیان

غسل کے فرائض :

غسل میں تین فرائض ہیں:

۱۔ کلی کرنا (کلی غرغرہ کی صورت میں ہو یعنی حلق تک پانی جائے)۔

۲۔ ناک میں پانی دینا (ناک کے اندر ہڈی تک پانی پہنچانا چاہیے۔ البتہ روزہ دار کو غرغرہ اور زیادہ مبالغہ نہیں کرنا چاہیے)۔

۳۔ تمام بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا۔

غسل کی سنتیں :

۱۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

۲۔ استنجاء کرنا اور جسم پر لگی ہوئی نجاست کو صاف کرنا۔

۳۔ اس کے بعد پاک ہونے کی نیت کرنا۔

۴۔ وضو کرنا۔

۵۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کا طریقہ

سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ پھر جسم کے جس حصہ پر غلاظت ہو اس کو صاف کرے اور تین مرتبہ دھوئے۔ اس کے بعد استنجاء کرے اور بیٹھ کر آگے پیچھے اس طرح طہارت کرے جس طرح پاخانہ کے بعد کی جاتی ہے۔ اس کے بعد وضو کرے۔ پھر تمام جسم پر تین بار پانی بہائے۔ جسم اور سر کا کوئی حصہ خشک نہیں رہنا چاہئے۔

وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض نہیں ہے۔ غسل فرض میں دونوں فرض ہیں۔ اس لئے خاص احتیاط کے ساتھ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر صفائی کرے۔ ناک میں پانی اندر تک پہنچانا چاہئے۔

مسئلہ : اگر سر پر پانی ڈالنے سے بیماری کا خوف ہو یا کسی زخم پر پٹی بندھی ہو اور زخم پر پانی لگنے سے نقصان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں ان کا مسح کرے اور پانی سے محفوظ رکھے۔

مسئلہ : مستورات کی چوٹی گندھی ہو تو کھولنے کی ضرورت نہیں۔ اسی صورت میں سر پر پانی ڈالیں۔ البتہ اگر چوٹی سخت گندھی ہوئی ہو اور پانی نیچے بالوں کی جڑوں تک نہ پہنچنے کا احتمال ہو تو پھر بال کھول کر غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ : غسل کے وقت قبلہ رخ نہیں ہونا چاہئے۔

غسل فرض :

۱۔ سوتے جاگتے میں شہوت کے ساتھ منی کا خارج ہونا۔

۲۔ مرد کا عضو تناسل قبل یا دبر میں داخل کرنا (فاعل، مفعول، عورت یا مرد سب کے لئے (عضو تناسل کو دبر میں داخل کرنے کی سخت ممانعت ہے اور شریعت میں اس کی سخت وعید آئی ہے نبی کریم ﷺ نے ایسے فاعل کو ملعون کہا ہے))۔

۳۔ حیض کا ختم ہونا، نفاس کا بند ہونا، ان تمام صورتوں میں غسل فرض ہے۔

غسل واجب :

میت کو غسل دینا واجب ہے۔ اگر آدمی کے تمام جسم پر نجاست لگ جائے یا ناپاک چھینٹے پڑ جائیں تو غسل واجب ہے۔

مسنون غسل :

جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل غسل کرنا سنت ہے۔ عیدین کی نماز سے قبل اور احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا اور حج میں عرفات کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

تیمم

طہارت حاصل کرنے کے لئے پانی میسر نہ ہو یا پانی پر قدرت حاصل نہ ہو، رسی ڈول پانی نکالنے کا سامان نہ ہو۔ دشمن کا خوف ہو یا پانی کے استعمال یعنی غسل اور وضو سے بیماری میں اضافہ یا ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ یا سفر میں ہو اور پانی ایک میل دور ہو اور نماز کا وقت ختم ہو رہا ہو تو ان صورتوں میں تیمم جائز ہے۔ غسل اور وضو دونوں کے لئے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔

تیمم کے فرائض :

تیمم میں تین فرائض ہیں:

ا۔ نیت کرنا یعنی یہ ارادہ کرنا کہ پاکی حاصل کرنے کے لئے تیمم کرتا ہوں۔

۲۔ دونوں ہاتھ مٹی وغیرہ پر مار کر تمام چہرہ پر دونوں ہاتھوں سے مسح کرنا۔

۳۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

طریقہ تیمم :

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ طہارت کی نیت کر کے دونوں ہاتھ مٹی وغیرہ پر مار کر جھاڑ کر چہرے پر اس طرح پھیر لے کہ بال برابر جگہ بچی نہ رہے، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا

ہوا کہنیوں تک لے جائے۔ پھر اوپر کی طرف کہنیوں سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور بائیں انگوٹھے کی اندرونی طرف کو دائیں انگوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ پھر اسی طرح دائیں ہاتھ کو بائیں پر پھیرے اور پھر انگلیوں کا خلال کرے۔

نواقص تیمم :

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز پانی کا ملنا یا پانی کے استعمال پر قادر ہو جانا بھی تیمم کو توڑ دیتا ہے۔

احتیاط

وضو میں ہاتھ، پیر اور چہرہ پر بال برابر بھی جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا۔ یہی صورت غسل فرض کی ہے کہ تمام جسم پر پانی بہانا فرض ہے۔ اگر کوئی حصہ خشک رہ گیا تو غسل نہیں ہوگا۔ اس لئے احتیاط کرنا چاہیئے۔ انگوٹھی چھلا یا کان اور ناک میں کوئی زیور ہو تو اس کو ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچانا ضروری ہے۔ تیمم میں بھی یہی صورت ہے۔ انگوٹھی وغیرہ اتار کر یا اپنی جگہ سے ہٹا کر مسح کرے۔ ورنہ تیمم نہیں ہوگا۔

اذان کہنے کی فضیلت

حضرت ختم المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور وہاں تک کی ہر خشک اور تر چیز قیامت کے روز اس کے لئے گواہی دے گی۔ یعنی اتنی بڑی مقدار میں مغفرت ہوتی ہے کہ اگر اس کا جسم ہو تو مؤذن کی آواز کی انتہا تک سارے حصے کو پر کر دے۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مؤذن تمام لوگوں سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (رواہ مسلم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے صرف ثواب کی غرض سے سات سال تک اذان دی اس کے لئے جہنم کی آگ سے برأت کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے۔

طریقہ اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ خلاصی کی طرف آؤ خلاصی کی طرف

اَللّٰہُ اَکْبَرَ ط اَللّٰہُ اَکْبَرَ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد درج ذیل الفاظ کہے۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط

نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے

اذان و اقامت کا جواب

مسئلہ : اذان و اقامت میں جواب کا طریقہ یہ ہے کہ اذان و اقامت پڑھنے والا جیسے کہے ویسے

ہی سننے والا ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہر ایک کلمہ کہتا جائے۔ مگر جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط اور فجر کی اذان میں جب اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنے تو سننے والا صَدَّقْتَ وَ بَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے (شامی وامراقی الفلاح ص ۱۱۰) اور اقامت میں جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ سنے تو سننے والا اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے۔ (درمختار)

مسئلہ : اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط سن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کا رواج ہے یہ خلاف سنت رسم ہے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ جس حدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کو علامہ ابن طاہر نے تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ صحیح نہیں۔ حوالہ کیلیے (فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص ۵ مؤلفہ علامہ شوکانیؒ) دیکھو اسکے بعد درورد شریف پڑھ کر اذان کے بعد کی دعاء پڑھے۔

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ

اے اللہ ! مالک اس اعلان کامل کے اور نماز درست کے

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

دے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو وسیلہ اور فضیلت اور اٹھا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو مقام

مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۵

محمود میں جس کا تو نے وعدہ کیا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

نماز کا بیان

ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر روزانہ پنج وقتہ نماز پڑھنا فرض ہے۔ بلکہ سات سالہ بچے کو نماز کے لئے زبانی اور دس سالہ بچے کو مار کر نماز پڑھوانے کا حکم دیا گیا۔ قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں نماز کی بہت تاکید کی ہے اور نماز کے ترک کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔

آیات قرآنیہ درباب اہمیت نماز

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ

جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں وہی جنت میں عزت پائیں گے۔(المعارج ۳۴۔۳۵)

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ ۝

اللہ کے بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتی۔(التوبہ ۳۷)

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے (العنکبوت ۴۵)

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی ہمیشہ پڑھیے (طٰہٰ ۱۳۲)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (البقرۃ ۴۳)

رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

رحمت نیکی کرنے والوں کے لئے ہے وہ جو کہ نماز قائم کرتے ہیں (لقمٰن ۳۔۴)

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں یہی ہیں وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔(الانعام ۹۲)

ارشادات نبویہ ﷺ

۱۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا "وقت پر نماز پڑھنا" (مشکوٰۃ ص ۵۸)

۲۔ فرمایا پانچوں وقت کی نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک اپنے درمیان کے صغیرہ گناہوں کیلئے زائل کرنے والی ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۷)

۳۔ فرمایا جو شخص نماز کی پابندی کرتا ہے نماز اسکے لئے قیامت کے روز روشنی کا سبب اور ایمان کی دلیل اور نجات کا باعث ہو گی اور جس نے پابندی نہیں کی اس کیلیے نہ تو روشنی کا سبب ہو گی نہ ایمان کی دلیل، نہ نجات کا باعث۔ اور قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ جہنم میں ہو گا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱)

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں تمام حکام کو حکم نامہ جاری کیا کہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سے زیادہ ضروری نماز ہے جو شخص اس پر پابندی اختیار کرے گا وہ دین کا پابند ہو گا اور جو شخص اس کو ضائع کرے گا وہ دوسرے امور کو زیادہ ضائع کرنے والا سمجھا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۹)

۲۔ حضرت عبد اللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز کے ترک کو کفر کا عمل سمجھا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۹)

بے نمازی کی سزا

بے نمازی چاروں مذاہب میں سخت سزا کا مستحق ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں، بے

نمازی کو خوب مارا جائے اور ہمیشہ کے لیے قید کیا جائے جب تک توبہ نہ کرے، رہا نہ کیا جائے۔ باقی تینوں امام فرماتے ہیں کہ بے نمازی قتل کیا جائے۔ (رد المختار ص ۲۶)

انتباہ :

ہمارے بعض دوستوں کو شکایت ہے کہ نماز میں دل نہیں لگتا، اور جس وقت نماز شروع کرتے ہیں تو شیطان اور ہمارا نفس پوری پوری طاقت سے مقابلہ پر آ جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں قسم کے وسوسے اور بیسیوں قسم کے خیالات آ کر گھیر لیتے ہیں۔ دل کی توجہ اور روح کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ بعض مرتبہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ کیا پڑھنا اور کیا نہیں پڑھنا اور اس پریشانی میں بعض مسلمان تو یہاں تک گھر جاتے ہیں کہ وہ مایوس ہو کر نماز ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں اور جو نماز نہیں چھوڑتے وہ روحانی سکون اور دلی اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہیں۔ حالانکہ صاف اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جو چیز انسان کے قبضہ سے باہر ہے، انسان اس کا مکلف ہی نہیں ہوتا اور نہ غیر اختیاری چیزوں کے لئے مذہب اسلام انسان کو مجبور کر سکتا ہے۔ شریعت کے نزدیک خود جان بوجھ کر وسوسہ لانا اور نماز میں اپنے ارادہ سے دوسری طرف توجہ کرنے کی ممانعت ہے لیکن بلا ارادہ خود بخود کوئی وسوسہ آ جائے یا بے دھیانی میں توجہ ہٹ جائے تو وہ معاف ہے۔

قلب کا سکون اور روح کی توجہ نماز کی شرطوں میں سے نہیں ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہ ہو سکے۔ البتہ کمال نماز اور جمال صلوٰۃ کے لیے پسندیدہ اور خوبی ضرور ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے لیکن اگر یہ حاصل نہ ہو تو نماز کو چھوڑا نہیں جا سکتا، نماز تو ہر حالت میں پڑھنا ہی ہو گی خواہ دل لگے یا نہ لگے۔ البتہ توجہ اور دل لگانے کے ذریعے بھی استعمال کرتے رہیں، تاکہ رفتہ رفتہ آپ کی نماز نماز کامل بن جائے اور اللہ والوں کی طرح آپ بھی حضور قلب اور کامل توجہ سے نماز ادا کرنے کے قابل بن جائیں۔

دین کے بڑے بڑے عالموں نے لکھا ہے کہ اگر نماز میں دھیان ہٹنے لگے اور قسم قسم

کے خیالات آنے لگیں تو ان کی طرف سے بے توجہی کرنا ہی بہتر ہے ان پر بالکل خیال نہ دو بلکہ نماز کے الفاظ کو سوچ سمجھ کر پوری توجہ سے ادا کرو اور نماز کی دعاؤں کے معانی اور مطلب یاد کر کے ان کی طرف توجہ رکھو اور خیال رکھو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہیں وہ ہماری مناجات سن رہا ہے، اور ہماری ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ ہمارا ظاہر اور باطن دونوں اس کے سامنے ہیں۔ اگر کوشش کی جائے تو اس نسخہ پر عمل کر لینے سے چند ہی روز میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ خصوصاً سورۃ فاتحہ با معنی یاد ہو اور جب اسے نماز میں پڑھنا شروع کریں تو معنی بھی دماغ میں آتے جائیں اس سے رجوع الی اللہ بڑھے گا اور نماز میں خشوع و خضوع پیدا ہو گا۔ نیز نماز کی قبولیت کے امکانات زیادہ روشن ہوں گے۔

تعداد نماز فرض، واجب و سنن مؤکدہ و غیر مؤکدہ

دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور نماز وتر واجب ہے اور ان پانچ وقتوں میں بارہ سنتیں موکدہ ہیں اور آٹھ غیر موکدہ ہیں۔ ان کے علاوہ باقی نمازیں نفل ہیں۔ اور نوافل کی کوئی تعداد متعین نہیں، البتہ بعض نوافل کی تعین اور ثواب حدیث میں خصوصیت سے وارد ہے جیسے تہجد، اشراق، چاشت وغیرہ۔

جمعہ کے دن بجائے ظہر کے شہر اور قصبہ اور ایسے بڑے گاؤں میں جہاں اکثر دکانیں ہوں، نماز جمعہ فرض ہے۔ (شامی ص ۷۴۸ ج ۱)

جو چھوٹا گاؤں ہو یا اس میں دکانیں کثرت سے نہ ہوں تو اس میں جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز با جماعت پڑھنا فرض ہے۔ (فتاوٰی قاضی خاں)

جس شخص کی فجر کی سنتیں جماعت میں شریک ہونے کی وجہ سے رہ گئی ہوں اس کو چاہیے کہ آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد دوپہر سے پہلے پہلے سنتیں پڑھ لے۔ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سنتوں کا پڑھنا جائز نہیں۔ (شامی ۷۲ ج ۱)

نقشہ تعداد رکعات

نام نماز	سنت قبل فرض	فرض	سنت بعد فرض	نوافل	میزان
فجر	۲مؤکدہ	۲	x	x	۴
ظہر	۴مؤکدہ	۴	۲مؤکدہ	۲	۱۲
عصر	۴غیر مؤکدہ	۴	x	x	۸
مغرب		۳	۲مؤکدہ	۲	۷
عشاء	۴غیر مؤکدہ	۴	۲ مؤکدہ ۳وتر واجب	۲وتر سے پہلے ۲وتر کے بعد	۱۷
جمعہ	۴مؤکدہ	۲	۴مؤکدہ ۲غیر مؤکدہ	۲	۱۴

سنت مؤکدہ ادا کرنا ضروری ہیں۔ جبکہ غیر مؤکدہ مستحب ہیں۔

فرائض نماز:

نماز کے تیرہ فرائض ہیں۔ سات فرض نماز سے پہلے ہیں جنہیں شرائط نماز کہا جاتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ بدن کا پاک ہونا۔
۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔
۳۔ جگہ کا پاک ہونا۔
۴۔ ستر کا چھپانا۔
۵۔ نماز کا وقت ہونا۔
۶۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا۔
۷۔ نیت کرنا۔

اور چھ چیزیں نماز کے اندر فرض ہیں جنہیں ارکان نماز کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ۔
۲۔ قیام کرنا۔

۳۔ قرأت پڑھنا۔ ۴۔ رکوع کرنا۔

۵۔ دونوں سجدے کرنا۔ ۶۔ قعدۂ اخیرہ۔

واجبات نماز :

ذیل کی چیزیں نماز میں واجب ہیں:

۱۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

۲۔ اور اسکے ساتھ کوئی سورۃ ملانا۔

۳۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت پڑھنا۔

۴۔ الحمد کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

۵۔ رکوع کرکے سیدھے کھڑے ہو جانا۔

۶۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

۷۔ پہلا قعدہ کرنا

۸۔ التحیات پڑھنا۔

۹۔ لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔

۱۰۔ ظہر اور عصر میں آہستہ آواز سے قرآن پڑھنا۔

۱۱۔ امام کے لئے مغرب اور عشاء کی پہلی دونوں رکعتوں اور فجر اور جمعہ وعیدین اور تراویح کی سب رکعتوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھنا۔

۱۲۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

۱۳۔ دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔

۱۴۔ عیدین میں چھ تکبیریں زائد کہنا۔

واجبات میں سے اگر کوئی بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہو گا۔ اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

سنن نماز :

نماز میں اکیس چیزیں مسنون ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ کی طرف رکھنا۔

۳۔ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

۴۔ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا۔

۵۔ سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔

۶۔ ثناء پڑھنا۔

۷۔ تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہ) پڑھنا۔

۸۔ بِسمِ اللّٰہ پڑھنا۔

۹۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰۔ آمین کہنا۔

۱۱۔ ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ پڑھنا۔

۱۲۔ سنت کے موافق قرأت پڑھنا۔

۱۳۔ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

۱۴۔ رکوع میں سر اور پیٹھ کو برابر رکھنا۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

۱۵۔ قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔

۱۶۔ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔

۱۷۔ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۱۸۔ تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔

۱۹۔ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

۲۰۔ درود کے بعد دعا پڑھنا۔

۲۱۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

مستحبات نماز :

نماز میں پانچ مستحبات ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔

۲۔ رکوع سجدے میں منفرد کا تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کرنا۔

۳۔ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، رکوع میں قدموں پر، جلسہ و قعدہ میں اپنی گود میں اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔

۴۔ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔

۵۔ جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا۔

مفسدات نماز :

نماز کے اٹھارہ مفسدات ہیں:

۱۔ نماز میں کلام نہ کرنا چاہے قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۲۔ سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد و ارادے السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔

۳۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعاء پر آمین کہنا۔

۴۔ کسی بری خبر پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبْحَانَ اللّٰه کہنا۔

۵۔ درد یا کسی رنج کی وجہ سے آہ یا اُوہ یا اُف کرنا۔

۶۔ اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا۔

۷۔ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

۸۔ قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔

۹۔ عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا۔

۱۰۔ کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے۔

۱۱۔ دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔

۱۲۔ قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔

۱۳۔ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

۱۴۔ ایک رکن کی مقدار، ستر کا کھلا رہنا۔

۱۵۔ دعاء میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہو۔ مثلاً اے اللہ! آج مجھے سو روپے دے دیجئے۔

۱۶۔ درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ حروف ظاہر ہو جائیں۔

۱۷۔ بالغ آدمی کا نماز میں با آواز ہنسنا۔

۱۸۔ امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہات نماز :

۱۔ سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا۔ مثلاً چادر سر پر ڈالنا اور اس کے کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے بغیر مونڈھوں پر ڈال لینا۔

۲۔ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔

۳۔ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

۴۔ معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔

۵۔ منہ میں روپیہ یا پیسہ یا کوئی اور ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے صحیح قرأت پڑھنے میں دقت ہو اور اگر قرأت ہی نہ پڑھ سکے تو نماز بالکل نہ ہو گی۔

۶۔ سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

۷۔ بالوں کو سر پر جمع کر کے جوڑا باندھنا۔

۸۔ کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۹۔ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔

۱۰۔ کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رہنا۔

۱۱۔ قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر ادھر دیکھنا۔

۱۲۔ کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے رانوں کو پیٹ اور گھٹنوں کو سینے سے ملالینا اور ہاتھ کو زمین پر رکھنا۔

۱۳۔ سجدے میں دونوں بازؤں کو زمین پر بچھالینا مرد کے لئے مکروہ ہے۔

۱۴۔ کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کر کے بیٹھا ہو۔

۱۵۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔

۱۶۔ بلاعذر چار زانو آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

۱۷۔ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

۱۸۔ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا۔

۱۹۔ آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔

۲۰۔ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب کے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۱۔ اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۲۔ ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔

۲۳۔ کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

۲۴۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا داہنے بائیں تصویر ہو۔

۲۵۔ آیتیں یا سورتیں یا تسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا۔

۲۶۔ چادر یا کوئی کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔

۲۷۔ نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا۔

۲۸۔ عمامہ (پگڑی) کے پیچ پر سجدہ کرنا۔

۲۹۔ سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

طریقہ نماز

نماز کے لئے پیشگی شرائط نماز بالخصوص طہارت بدن لباس و جگہ و وضو وغیرہ کی تکمیل کے بعد

- نمازی سیدھا قبلہ رخ کھڑا ہو (ٹھوڑی سینے سے لگا لینا یا سینے کو جھکا لینا درست نہیں۔ بالکل سیدھا کھڑا ہونا چاہیے)۔
- نظر سجدہ کی جگہ پر ہو۔ دونوں پاؤں ایک دوسرے کے متوازی ہوں۔ ترچھے نہ ہوں اور دونوں کے درمیان تقریباً چار انگل یا چار انچ کا فاصلہ ہو۔ دونوں پاؤں پر بدن کا وزن برابر ہو۔ صرف ایک پاؤں پر کھڑا ہونا مکروہ اور خلاف سنت ہے پاؤں کی انگلیاں سیدھی اور قبلہ کی جانب ہوں۔
- باجماعت نماز میں صف بالکل سیدھی ہو۔ مل کر کھڑے ہوں۔ درمیان میں خلا باقی نہ رہے۔

قیام نماز

دوران نماز متذکرہ بالا طریقہ سے سیدھا کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں جو نماز کا پہلا رکن اور فرض ہے۔ قیام میں نیت و تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء۔ تعوذ۔ تسمیہ۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دیگر سورۃ یا قرآنی آیات ضابطہ کے مطابق پڑھیں۔

- امام صاحب جب رکوع میں ہوتے ہیں تو اکثر لوگ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اور اس غرض سے کہ رکعت نہ چھوٹ جائے۔ جلدی میں صرف ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے ہیں اور دوبارہ رکوع کے لئے تکبیر نہیں کہتے۔ اس طرح

نماز تو ہو جاتی ہے، چونکہ حالت قیام میں تکبیر کہنا مقدار قیام کے لئے کافی ہے اس کے لئے مستقل قیام کی ضرورت نہیں۔ اور دوران قیام یہ تکبیر، تکبیر تحریمہ کہلائے گی۔ البتہ چونکہ نمازی صرف تکبیر تحریمہ ہی کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور رکوع کے لئے علیحدہ تکبیر نہیں کہی جو کہ سنت ہے اس لئے نماز مکروہ ہو گی۔

نیت

دل میں یہ خیال کرنا کہ "میں اس وقت کی نماز کی اتنی رکعتیں اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھ رہا ہوں" کافی ہے۔ جماعت کی نماز ہو تو امام کی اقتدا کا خیال بھی کرلے۔ دل کی اس نیت کی پختگی کی مزید تسلی کے لئے نمازی اپنی زبان میں بھی نیت کے الفاظ ادا کر لے تو بہتر ہے۔

تکبیر تحریمہ

نماز کی نیت کرتے ہی اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو سے مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر سیدھی ہوں پھر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے۔ اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کے گٹے کو اس طرح پکڑ لے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رہے۔ اور سیدھے ہاتھ کی باقی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں کا رخ بائیں کہنی کی طرف رہے۔ پھر ثناء پڑھیں۔

- تکبیر کہتے وقت عورت صرف کاندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر سینہ پر دائیں ہتھیلی بائیں کی پشت پر رکھ لے۔

تکبیر تحریمہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثناء

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تیرے لیے ہے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے

جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

 اگر نماز امام کے پیچھے پڑھ رہا ہے تو اتنا پڑھ کر خاموش ہو جائے ورنہ یہ پڑھے:

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیطان مردود سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بخشنے والا مہربان ہے۔

فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾

سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾

قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

دکھلا ہم کو سیدھا راستہ۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾

نہ ان لوگوں کا جن پر غصہ کیا گیا اور نہ گمراہوں کا۔

اٰمِيْنَ

قبول کر

❁ پھر ان چھ سورتوں میں سے بالترتیب ایک سورۃ یا ان کے سوا قرآن مجید کی کوئی اور سورۃ پڑھے:

سورۃ الکافرون

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾

کہہ اے کافرو! میں نہیں پوجتا ہوں جس کو تم پوجتے ہو۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں پوجنے والا ہوں

مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٥﴾

جس کو تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین

سورۃ النصر

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ

جب آوے مدد خدا کی اور فتح ہو (مکہ)۔ اور دیکھے تو لوگوں کو داخل ہوتے ہیں

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ

دین میں اللہ کے فوج در فوج۔ پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے اور بخشش مانگ

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٣

اس سے تحقیق وہ ہے توبہ قبول کرنے والا

سورۃ اللھب

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ

ہلاک ہوں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ۔ نہ کفایت کیا اسکو اسکے مال نے

وَمَا كَسَبَ ؕ ۝٢ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ

اور اسکی کمائی نے شتاب میں داخل ہو گا شعلہ والی آگ میں۔ اور اسکی بیوی

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

لکڑیاں اٹھانے والی۔ اس کی گردن میں رسی ہو گی بٹی ہوئی۔

سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣

کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

اور نہیں ہے اس کے برابر کوئی۔

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢

کہہ دے میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار صبح کے۔ اس چیز کی برائی سے جسے پیدا کیا۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾

اور اندھیری رات کی برائی سے جس وقت وہ چھا جائے۔ اور گرہوں پر پھونکنے والیوں کی برائی سے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

اور حسد کرنے والی کی برائی سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سورۃ الناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾

کہہ دے میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے۔ جو وسوسہ ڈالتا ہے

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

لوگوں کے سینوں میں۔ جنوں اور انسانوں سے

❁ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا رکوع کرے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار یہ کلمات پڑھے:

تسبیح رکوع

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے میرا رب بزرگی والا۔

طریقہ رکوع

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں:

- کہ گردن اور پشت ایک سطح پر آ جائیں۔ گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے لگے۔ اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے۔ دونوں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہو۔
- دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں کھلی ہوئی ہوں ان کے بیچ میں فاصلہ ہو۔
- نظریں پاؤں پر ہوں اور دونوں پاؤں پر برابر کا زور ہو۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

- رکوع سے کھڑے ہوتے وقت بالکل سیدھے کھڑے ہوں جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔ اور نظریں سجدے کی جگہ پر ہوں۔ پھر امام صاحب کہیں:

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

سنتا ہے اللہ جو اس کی تعریف کرے۔

- اور مقتدی یہ کہیں:

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔

- اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو تسمیع و تحمید دونوں کہے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے پھر تین مرتبہ کہے:

تسبیح سجدہ

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ط

پاک ہے میرا رب بلندی والا۔

- سجدہ میں جاتے وقت سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر گھٹنے زمین پر رکھیں۔ اس کے بعد سینے کو جھکائیں (سینے کو پہلے نہیں جھکانا چاہیئے) اسکے بعد پہلے ناک پھر ماتھا زمین پر رکھیں۔ انگلیاں بالکل ملی ہوئی اور قبلہ رخ ہوں۔ سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔ کہنیاں زمین سے اٹھی ہوں۔ دونوں بازو پہلو سے الگ ہوں۔ رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہ ہوں۔ دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھیں کہ ایڑیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوں۔

- سجدہ کے درمیان پاؤں یا انگلیاں ایک لمحہ کے لئے بھی زمین سے اوپر نہ اٹھیں۔ اگر اٹھ گئیں تو نماز مکروہ ہوگی اور اگر پورے سجدے میں انگلیاں اٹھی رہیں تو نماز فاسد ہوگی۔

- پہلے سجدہ کے بعد اس طرح اٹھیں کہ پہلے پیشانی اٹھائیں پھر ناک اٹھائیں۔ اور بایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر دیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھیں۔ نظریں گود پر ہوں کم از کم اتنی دیر بالکل سیدھے بیٹھیں کہ ایک دفعہ سبحان اللہ کہا جاسکے۔ پھر دوسرا سجدہ اوپر بتلائے ہوئے طریقہ پر کریں۔ سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہتھیلیاں پھر گھٹنے اٹھائیں۔

دوسری رکعت

- دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے وقت ثناء اور تعوذ نہیں پڑھا جائے گا۔ بسم اللہ پڑھ کر پہلی رکعت کی طرح پڑھیں۔

تیسری اور چوتھی رکعت

- تیسری اور چوتھی رکعت میں قیام کی حالت میں فرضوں میں صرف الحمد شریف اور سنتوں اور نوافل میں تلاوت بھی کریں۔ (بسم اللہ کے ساتھ سورۃ ملائے)

قعدہ

۞ دوسری رکعت کا رکوع اور سجدے کر کے قعدہ میں اس طرح بیٹھیں جس طرح سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور تشہد پڑھے:

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ

تمام قولی عبادتیں اور بدنی اور مالی اللہ کیلئے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو جیو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ

سلام ہو جیو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں تحقیق محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

۞ تشہد پڑھتے وقت جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہنچے تو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا کر مٹھی بند کر لے اور کلمہ کی انگلی کو کھڑا کرے اور اِلَّا اللّٰهُ پر انگلی کو گرا دے، مٹھی آخر تک بند رکھے۔

۞ اگر نماز تین یا چار رکعتوں والی ہے تو عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط تک پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو کر باقی نماز پوری کرے، اگر دو رکعت والی نماز ہے تو تشہد پڑھ کر یہ درود شریف، دعا اور تسلیم پڑھتے ہوئے سلام پھیر لے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی ہے

عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کے لائق بزرگی والا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی

عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کے لائق بزرگی والا

درود کے بعد کی دعا (۱)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق

اے رب میرے کر دے مجھے نماز درست رکھنے والا اور میری نسل کو بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے رب ہمارے میری دعا قبول فرما۔ اے رب ہمارے بخشنا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اور تمام مومنین کو جس دن حساب قائم ہو۔

درود کے بعد کی دعا (۲)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ

اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری

مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فتنہ سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط

اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ط

اے اللہ ! تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ اور قرض سے

 دونوں دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ اور ان میں سے کوئی ایک دعا بھی کافی ہے۔

تسلیم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؕ

تم پر سلام ہو اور رحمت اللہ کی

 دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

دعا بعد سلام

 اور ہر فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ؕ

ساتھ نام اللہ کے وہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اس کے بڑی بخشش والا مہربان

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط

اے اللہ ! دور کر مجھ سے فکر اور غم کو (حصن حصین)

❁ اور جن فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنی ہوں ان کا سلام پھیر کر یہ مختصر سی دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ط تَبَارَكْتَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

اے بزرگی اور عزت دینے والے (مسلم)

❁ اور اگر کوئی اور دعا قرآن مجید یا حدیث شریف والی پڑھ لی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ مختصر ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری ص ۴۸ ج ۱)

❁ اور جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں سنتوں، نفلوں سے فارغ ہو کر اور جن فرضوں کے بعد سنتیں نہیں ان کے سلام پھیرنے کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط تین مرتبہ اور آیت الکرسی اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک مرتبہ اور سُبْحٰنَ اللّٰهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھ کر پھر ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (مواقی الفلاح ص ۷۳)

دعا کا طریقہ

یادرکھو کہ جیسے نماز پڑھی ہے ویسے ہی دعا مانگو۔ یعنی جب نماز امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھو تو دعا بھی امام کے ساتھ مل کر مانگو۔ اور جب اپنی سنتیں نفلیں پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو دعا بھی اپنی اپنی تنہا مانگا کرو۔ امام کا انتظار مت کرو۔

مسئلہ : پنجاب کے دیہاتوں میں یہ جو رواج عام پڑا ہوا ہے کہ مقتدی لوگ سنتیں اور نفل پڑھ

کر دعاء کے لیے امام کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں اور امام ان کے لحاظ سے باآواز بلند دعاء پڑھتا ہے اور مقتدی اٰمین اٰمین پکارے جاتے ہیں۔ یہ رواج سنت طریقہ کے خلاف ہے۔ بہت سے اچھے اچھے علماء نے اس کو بدعت کہا ہے اس کو چھوڑنا چاہیے۔ (بزازیہ سعایہ) تفصیل کے لیے دیکھو۔ رسالہ النفائس المرغوبہ ص٦ مؤلفہ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی۔

- دعا مانگنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اور پھر اَلتَّحِيَّاتُ کے بعد والا یا کوئی اور درود شریف پڑھو۔ پھر مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جتنی دعائیں دل چاہے پڑھو۔

(ماخذ حدیث فضالہ بن جنیدؓ مشکوٰۃ ص٨٦)

تنبیہ:

دعا کے لغوی معنی ہیں بلانا، درخواست کرنا، التجا کرنا اور شرعاً بارگاہ خداوندی میں حضور قلب کے ساتھ تضرع اور عاجزی سے درخواست کرنے کا نام ہے۔ دعا صرف ایک عبادت ہی نہیں بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ اور اللہ رب العزت نے دعا کا حکم دیا ہے اور قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایسی دعا سے پناہ مانگی ہے جو قبولیت کے درجے پر نہ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی دعا وہی ہو سکتی ہے جس میں آداب کو ملحوظ نہ رکھا جائے، اس لئے ضروری ہے کہ دعا انکساری، عاجزی، رقت، اور حضور قلب کے ساتھ باادب ہو کر مانگی جائے۔ کیونکہ سائل میں اگر حسن طلب نہ ہو تو محرومی کا اندیشہ ہے۔ آج کل عموماً لوگ دعائیں پڑھ لیتے ہیں لیکن انہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ ہم نے اپنے رب سے اس دعا میں کیا مانگا ہے۔ اس لئے کم از کم جو دعائیں عربی میں پڑھی جائیں ان کا ترجمہ و مفہوم بھی ذہن میں ہونا ضروری ہے۔ تاکہ سائل اپنی مراد کے مطابق مانگ سکے۔ یا پھر اردو یا اپنی زبان ہی میں مانگ لے۔

ا۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا

اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ۝

دوزخ کے عذاب سے (پارہ ۲ بقرہ ۲۰۱)

۲۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

اے رب ہمارے نہ پھیر ہمارے دلوں کو بعد ہدایت کرنے کے اور دے ہمیں اپنے پاس سے

رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

رحمت کہ بے شک تو ہی دینے والا ہے۔ (پارہ ۳ آل عمران ۸)

۳۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے رب ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

تو ہم نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔ (پارہ ۸ الاعراف ۲۳)

۴۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

اے رب ہمارے بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہنچے ایمان میں

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ

اور نہ کر ہمارے دلوں میں کدورت ایمان والوں کے ساتھ اے رب ہمارے

اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو بہت مہربان رحم والا ہے۔

۵۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ

اے رب میرے کر دے مجھے نماز درست رکھنے والا اور میری نسل کو بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے رب ہمارے میری دعا قبول فرما۔ اے رب ہمارے بخشا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اور تمام مومنین کو جس دن حساب قائم ہو۔ (پارہ ۱۴ ابراہیم ۴۱۔۴۰)

۶۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ

اے اللہ کفایت کر میری ساتھ اپنے حلال کے (بچا کر) حرام سے اور غنی کر مجھے ساتھ فضل اپنے کے

عَنْ مَّنْ سِوَاکَ ط

اپنے ماسوا سے (ترمذی)

۷۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ

اے اللہ تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے بھلائی اس چیز کی جس کا سوا کیا ہے تجھ سے تیرے بندے

وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ

اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تیری پناہ مانگتے ہیں

مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ

برائی سے اور اس چیز سے جس سے پناہ مانگی ہے تیرے بندے اور تیرے نبی محمد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

صلی اللہ علیہ وسلم نے (جمع الفوائد ص ۳۶۷ ج ۲)

دعا ختم کرتے وقت

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

رحمت نازل کر اے اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سردار محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ ط

اور آپ ﷺ کے اصحاب پر۔ رحم فرما اے بہت رحم کرنے والے۔

کہہ کر منہ پر ہاتھ پھیرے۔

بعد نماز فجر و مغرب

۱۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اس کے لیے ہے۔ پاک ہے اللہ بزرگی والا۔ (سو مرتبہ پڑھے)

۲۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ط

اے اللہ بچا مجھے آگ سے۔ (سات مرتبہ پڑھے)

نماز وتر

وتر پڑھنا واجب ہے۔ احادیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ پچھلی رات میں پڑھنا افضل ہے۔ تاہم عشاء کی نماز کے بعد متصل بھی پڑھ سکتے ہیں، نہ پڑھنے سے اسکی قضاء واجب ہے۔

وتر کی مغرب کی طرح تین رکعتیں ہیں البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ وتر میں تیسری رکعت میں الحمد کے ساتھ کوئی سورۃ یا سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنا ضروری ہے۔ نیز قرأت سے فارغ ہو کر حسب ذیل طریقہ پر دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

دعائے قنوت :

یہ دعا وتر کی تیسری رکعت میں قرأت پڑھ لینے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بعد رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تیری بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ

اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط

اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ

اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں

وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ

اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں

وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں تحقیق تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سجدہ سہو

کسی واجب کے چھوٹ جانے یا واجب یا فرض میں تاخیر یعنی دیر ہو جانے یا کسی فرض کو اس جگہ سے ہٹا کر پہلے کر دینے یا کسی فرض کو دوبارہ کر دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اور اس سے اس بھول کی تلافی ہو جاتی ہے۔ اگر قصداً ایسا کیا تو سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا بلکہ نماز دہرانا لازم ہو گا۔ اور اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے نہ ہو گی۔

طریقہ سجدہ سہو:

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، ہر مرتبہ سجدہ کو جاتے ہوئے اللہ اکبر کہے اور دونوں

سجدے کر کے بیٹھ جائے اور پھر دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد دورد شریف اور دعا پڑھے پھر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کر لیجئے:

۱۔ آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔

۲۔ آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے۔ اور بلاوجہ سینے کو جھکا لینا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

۳۔ آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے۔ اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں۔ پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے۔ دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

۴۔ دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

۵۔ اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ کی صف سیدھی رہے۔ صف سیدھی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑیوں کے آخری سرے صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے۔

۶۔ جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کر لیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہیں۔

۷۔ پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے۔ ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے۔ لہذا اس کا اطمینان کر لیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

۸۔ ہاتھ کی آستینیں پوری طرح اتری ہوئی ہونی چاہئیں۔ بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

۹۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑا ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

۱۔ دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

۲۔ ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آ جائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک دیتے ہیں۔ بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا اشارہ سا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ کانوں کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں۔ ان کو چھوڑنا چاہیئے۔

۳۔ مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں۔ پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔

۴۔ دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

۱۔ اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں، یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے سبحٰنك اللهم الخ پھر سورۃ فاتحہ، پھر کوئی اور سورۃ پڑھیں۔ اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سبحٰنك اللهم الخ

پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ کا دھیان کیے رکھیں۔

۲۔ جب خود قرأت کر رہے ہیں تو سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں، پھر دوسری آیت پڑھیں۔ کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پر سانس توڑ دیں۔ پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر، پھر مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر، پھر اس طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اس کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

۳۔ بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں۔ اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

۴۔ جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آ جائے نماز کے ادب کے خلاف ہے۔ اس سے پرہیز کریں یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں۔ یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

۵۔ جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

۶۔ کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں۔

۱۔ اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آ جائیں۔ نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔

۲۔ رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہیے۔

۳۔ رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں، ان میں خم نہ ہونا چاہیئے۔

۴۔ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں، یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو۔ اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

۵۔ رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے ہوئے ہونے چاہئیں۔ ان میں خم نہیں آنا چاہیے۔

۶۔ کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ سبحٰن ربی **العظیم** کہا جا سکے۔

۷۔ رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

۸۔ دونوں پاؤں پر زور برابر رکھنا چاہیئے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

۱۔ رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

۲۔ اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیے۔

۳۔ بعض لوگ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت میں ہی سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں، ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک

سیدھے کھڑے ہونے کا اطمینان نہ ہو سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ

۱۔ سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے۔ جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

۲۔ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہو گئی ہے۔ اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں۔ لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں بیان کیا گیا ہے۔ بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

۳۔ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک پھر پیشانی۔

سجدے میں

۱۔ سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

۲۔ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں۔ یعنی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳۔ انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہئے۔

۴۔ کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں۔ کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۵۔ دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں۔ انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

۶۔ کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

۷۔ رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔

۸۔ پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے۔ زمین سے نہ اٹھے۔

۹۔ دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو گئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں وہ جتنی موڑ سکیں اتنی موڑنے کا اہتمام کریں۔ بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۱۰۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں۔ بعض لوگ اس طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کے لئے بھی زمین پر نہیں ٹکتی۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجۃً نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

۱۱۔ سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گذاریں کہ تین مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

۱۔ ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے۔ اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

۲۔ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں۔

۳۔ بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں۔ مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں۔ بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی سرے تک پہنچ جائیں۔

۴۔ بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔ اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحٰن اللہ کہا جا سکے۔ اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھا جا سکے تو بہتر ہے۔ لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

۱۔ دوسرے سجدے میں بھی اسی طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں۔ پھر ناک پھر پیشانی۔

۲۔ سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

۳۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

۴۔ اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

۵۔ اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔

قعدے میں

۱۔ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہو گا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ التحیات پڑھتے وقت جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ

کریں اور اِلَّا اللّٰہُ پر گرا دیں۔

۳۔ اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں۔ چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لیں۔ اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو۔

۴۔ اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت شہادت کی انگلی کو نیچے کر لیں۔ لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیٔت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

۱۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

۲۔ سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

۳۔ جب دائیں طرف گردن پھیر کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں۔ اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کرنے کا طریقہ

۱۔ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آ جائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو۔ نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

۲۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

خواتین کی نماز

مندرجہ ذیل مسائل میں عورتوں کی نماز مردوں کی نماز سے مختلف ہے۔ لہٰذا خواتین کو

ان مسائل کا خیال رکھنا چاہئیے۔

۱۔ خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کا چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔ بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔ بعض کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں۔ بعض کے کان کھلے رہتے ہیں۔ بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں، یہ سب طریقے ناجائز ہیں۔ اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحٰن ربی **العظیم** کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی۔ اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی۔ مگر گناہ ہوگا۔

۲۔ خواتین کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے، اور برآمدے میں میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔

۳۔ عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کاندھوں تک اٹھانے چاہئیں اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھانے چاہئیں۔ دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔ (بہشتی زیور)

۴۔ عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

۵۔ رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا رکھنا ضروری نہیں۔ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئیے۔ (طحطاوی علی المراقی ص ۱۴۱)

۶۔ رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں۔ لیکن عورتوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں۔ یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (در مختار)

۷۔ عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں۔ بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر رکوع کرنا چاہئیے۔ (در مختار)

۸۔ مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور سیدھے ہوں۔ لیکن عورتوں کو اس طرح رکوع کرنا چاہیے کہ ان کے بازو ر پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ (در مختار)

۹۔ عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے۔ خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں۔ پاؤں کے درمیان فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ (بہشتی زیور)

۱۰۔ سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک وہ سینہ نہ جھکائیں لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے۔ وہ شروع سے ہی سینہ جھکا کر سجدے میں جا سکتی ہیں۔

۱۱۔ عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔

۱۲ مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے۔ لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (در مختار)

۱۳۔ سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں۔ دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں۔

۱۴۔ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔ نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا۔ لیکن عورت کے لئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھے۔ یعنی انکے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے۔ رکوع میں بھی، سجدے

میں بھی دو سجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

۱۵۔ عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کے لئے اکیلے نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے میں کچھ حرج نہیں۔ لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑی ہونا ضروری ہے۔ برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

مسجد کے چند ضروری آداب

۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

۲۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کرلیں کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا اعتکاف میں رہوں گا۔ اس طرح انشاء اللہ اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا۔

۳۔ داخل ہونے کے بعد اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے۔ لیکن اگر جگہ بھر گئی ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۴۔ جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں انہیں سلام نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ ان میں سے کوئی ازخود اگر متوجہ ہو اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو تو اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ مسجد میں سنتیں یا نفلیں پڑھنی ہوں تو اس کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سامنے سے لوگوں کے گذرنے کا احتمال نہ ہو۔ بعض لوگ پچھلی صفوں میں نماز شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے سامنے اگلی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے۔ چنانچہ انکی وجہ سے دور تک لوگوں کے لئے گذرنا مشکل ہو جاتا ہے، اور انہیں لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے۔ ایسا کرنا گناہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسی حالت میں نمازی کے سامنے سے گذر گیا تو اس گذرنے کا گناہ نماز پڑھنے والے پر بھی ہو گا۔

۶۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لیں۔ اس کا بہت ثواب ہے۔ اگر وقت نہ ہو تو سنتوں ہی میں تحیۃ المسجد کی نیت کرلیں۔ اور اگر سنتیں پڑھنے کا بھی وقت نہیں ہے اور جماعت کھڑی ہے تو فرض میں بھی یہ نیت کی جاسکتی ہے۔

۷۔ جب تک مسجد میں بیٹھیں، ذکر کرتے رہیں۔ خاص طور پر اس کلمے کا ورد کرتے رہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

۸۔ مسجد میں بیٹھنے کے دوران بلا ضرورت باتیں نہ کریں، نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے نماز پڑھنے والوں یا ذکر کرنے والوں کی عبادت میں خلل آئے۔

۹۔ نماز کھڑی ہو تو اگلی صفوں کو پہلے پر کریں۔ اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو پچھلی صف میں کھڑا ہونا جائز نہیں۔

۱۰۔ جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے جب امام ممبر پر آجائے تو اس وقت سے نماز ختم ہونے تک بولنا یا نماز پڑھنا یا کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔ اس دوران اگر کوئی شخص بولنے لگے تو اسے چپ رہنے کی تاکید کرنا بھی جائز نہیں۔

۱۱۔ خطبہ کے دوران اس طرح بیٹھنا چاہیے جیسے التحیات میں بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ پہلے خطبہ میں ہاتھ زانو پر رکھ لیتے ہیں۔ یہ طریقہ بے اصل ہے۔ دونوں خطبوں میں ہاتھ زانو پر رکھ کر بیٹھنا چاہیے۔

۱۲۔ ہر ایسے کام سے پرہیز کریں جس سے مسجد میں گندگی ہو، بدبو پھیلے یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے۔

۱۳۔ کسی دوسرے شخص کو کوئی غلط کام کرتے دیکھیں تو چپکے سے نرمی کے ساتھ سمجھا دیں۔ اس کو برسرعام رسوا کرنے، ڈانٹ ڈپٹ یا لڑائی جھگڑے سے مکمل پرہیز کریں۔

باجماعت نماز کی فضیلت اور اس کی اہمیت

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ۲۷ درجے (ثواب) میں زیادہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتومؓ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کرتے ہیں کہ مجھے مسجد نبوی لانے والا کوئی نہیں اس لئے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ پھر جب وہ جانے لگے تو بلا کر پوچھا کہ اذان کی آواز سنتے ہو، عرض کیا جی ہاں: فرمایا پھر تو مسجد میں آیا کرو۔ (رواہ مسلم)

۳۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان نابینا صحابی نے عرض کیا کہ مدینہ میں سانپ، بچھو اور درندے بہت ہیں میں نابینا ہوں کیا مجھے اجازت ہے کہ میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح سنتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں؟ فرمایا پھر مسجد میں آیا کرو۔

جب ایک معذور کو عذر کے باوجود جماعت کی نماز چھوڑنے کی اجازت نہ ملی تو تندرست بلا عذر گھر میں کیسے نماز پڑھ سکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ساری عمر کبھی جماعت کو ترک نہ کیا یہاں تک کہ مرض الوفات میں بھی جب چلنے کی طاقت نہ تھی تب بھی آپ دو آدمیوں کے سہارے سے تشریف لے گئے، اس وقت آپ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ زمین سے پیر اٹھا سکیں، پاؤں گھسیٹتے ہوئے مسجد تک پہنچے۔

ترک جماعت پر وعید

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میرا ارادہ ہوا کہ کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو اذان دلا کر کسی کو اپنی جگہ امامت کے لئے مقرر کر کے ان لوگوں کی طرف جاؤں تو بلا عذر باجماعت نماز کے لئے نہیں

آتے اور گھروں سمیت ان کو جلا دوں۔ (بخاری و مسلم)

صفیں سیدھی رکھنے کی تاکید اور اس کا طریقہ

صف بالکل سیدھی بنا کر ایک دوسرے سے اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ درمیان میں بالکل فاصلہ نہ رہے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح برابر کیا کرتے تھے گویا ان کے ساتھ تیروں کو برابر کر رہے ہوں، یہاں تک کہ ہم صفوں کو سیدھا کرنا سیکھ گئے۔ ایک مرتبہ تکبیر شروع ہونے والی تھی، کہ نبی کریم ﷺ ایک صف کے قریب کھڑے ہوئے اور دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ فرمایا: اے بندگان خدا اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا کر دے گا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو اور کاندھوں کو کاندھوں کے برابر سیدھ میں رکھو اور اپنے بھائیوں کے لئے نرم ہو جاؤ۔ (یعنی اگر تمہارے کاندھے پر کوئی ہاتھ رکھ کر صف سیدھا کرنا چاہے تو اس کا کہنا مانو) اور صف کے درمیان خلاء کو پر کر لیا کرو اس لئے کہ شیطان تمہارے درمیان بھیڑ کے چھوٹے بچے کے مانند آ گھستا ہے۔ (رواہ احمد)

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے جس طرح صفوں کو سیدھا رکھنے کی تاکید معلوم ہوئی اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ کاندھوں (اور اسی طرح ٹخنوں کو) برابر کرنے سے صف سیدھی ہو جائے گی۔

صف اول کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ صف اول سے پیچھے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت سے پیچھے کر کے آگ میں ڈال دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ اور چوتھی مرتبہ فرمایا کہ دوسری صف پر بھی۔ (رواہ احمد)

مسبوق کے احکام اور مسائل (جماعت کی نمازوں میں ملنے کا طریقہ)

جب نماز کی ایک یا ایک سے زائد رکعتیں پڑھی جا چکی ہوں تو اس کے بعد جماعت میں شامل ہونے والا مسبوق کہلاتا ہے۔

۱۔ مسبوق اپنی بقیہ رکعت پڑھنے کے لئے اٹھے تو ثناء پڑھے ، جماعت میں شریک ہوتے وقت اگر امام قرأت بلند آواز سے پڑھ رہا ہو تو ثناء نہ پڑھیں۔ اگر آہستہ پڑھ رہا ہو تو پڑھ سکتے ہیں۔ پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑے ہوں تو دوبارہ پڑھیں۔ اگر جماعت میں رکوع یا سجدہ میں شریک ہوں تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہی ثناء پڑھ لینی چاہیے۔ (در مختار جلد اول)

۲۔ فجر کی نماز میں مقتدی دوسری رکعت میں آ کر شامل ہوا۔ اب وہ پہلی رکعت کو اس طرح ادا کرے کہ ثناء، سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی سورۃ ملا کر چھوٹی ہوئی رکعت ادا کرے۔ (در مختار جلد اول)

۳۔ چار رکعت کی نماز میں مسبوق دوسری رکعت میں آ کر شامل ہو گیا۔ اس طرح کہ اس نے تین رکعتیں امام کی اقتداء میں پڑھ لیں۔ اب وہ اپنی پہلی رکعت میں ثناء سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی سورۃ ملائے گا۔ (در مختار جلد اول)

۴۔ مغرب کی نماز میں مقتدی نے دوسری اور تیسری رکعت امام کے پیچھے پڑھ لی۔ اس طرح اس کی پہلی رکعت باقی رہ گئی۔ پہلی رکعت میں وہ ثناء، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملائے گا۔ (در مختار جلد اول)

۵۔ مغرب کی نماز میں مقتدی تیسری رکعت میں آ کر شامل ہوا۔ اب وہ پہلی رکعت میں

ثناء، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملا کر رکوع و سجود کے بعد قعدہ کرے گا۔ پھر واپس قیام میں آکر دوسری رکعت کے لئے سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملا کر رکوع اور سجدے کر کے قعدہ میں تشہد، دورد شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کو سلام پھیر دے گا۔ اس طرح تین قعدے کرنے پڑتے ہیں ایک امام کے پیچھے اور دو تنہا۔ (در مختار جلد اول)

۶۔ چار رکعت والی نماز میں مسبوق آخری رکعت میں شامل ہوا۔ تو وہ اپنی باقی تین رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں ثناء، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملائے۔ پھر رکوع و سجود کر کے قعدہ کرے۔ پھر دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے۔ اور تیسری میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے۔ (در مختار۔ شامی)

۷۔ چار رکعت والی نماز میں مسبوق تیسری رکعت میں شامل ہوا۔ اور اس نے تیسری اور چوتھی رکعت امام کے ساتھ ادا کر لی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق اٹھ کر اپنی پہلی رکعت میں ثناء، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملائے گا اور رکوع و سجود کے بعد دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملائے گا اور رکوع و سجود اور قعدہ کر کے سلام پھیر دے گا۔ (در مختار)

۸۔ امام مسافر اور مقتدی مقیم ہے۔ اور مقتدی دوسری رکعت میں شامل ہوا تو اپنی باقی رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلی دو رکعتیں بلا قرأت ادا کرے اور تیسری رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی)

۹۔ اگر مسافر کے پیچھے کوئی مقیم مسبوق تشہد میں شامل ہوا، تو اپنی نماز اس طرح ادا کرے کہ پہلی دو رکعتیں بلا قرأت ادا کرے۔ اور پھر دو رکعتیں قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی)

۱۰۔ مسافر امام کے پیچھے مقتدی مقیم پہلی رکعت میں شامل ہوا، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں بلا قرأت ادا کرے۔ (شامی)

۱۱۔ وتر کی نماز میں اگر کوئی تیسری رکعت میں شامل ہوا، اور تیسری رکعت پوری پالی تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے۔ بعد میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر تیسری رکعت کے رکوع میں شامل ہوا پھر بھی دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (مراقی الفلاح)

۱۲۔ عیدین کی نماز میں مقتدی دوسری رکعت میں شامل ہوا اور اس کی پہلی رکعت رہ گئی۔ اب پہلی رکعت میں وہ ثناء، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ ملا کر تین تکبیریں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پڑھے گا۔ پھر چوتھی تکبیر پڑھ کر رکوع کرے گا اور رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے گا۔ (عالمگیری)

۱۳۔ اگر کوئی امام کے ساتھ عیدین میں پہلی رکعت میں اس وقت ملتا ہے کہ جب امام تین زائد تکبیریں کہہ چکا ہے تو وہ نیت باندھتے ہی پہلے تکبیریں پڑھ لے۔ اگر امام رکوع میں ہے تو نیت باندھ کر اور تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں شامل ہو۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ تکبیریں کہتے کہتے امام رکوع سے اٹھ جائے گا اور رکعت نکل جائے گی تو نیت باندھ کر فوراً رکوع میں جائے اور رکوع میں سبحٰن ربی العظیم کے بجائے تین تکبیریں کہے۔ رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

۱۴۔ جہری نماز (ایسی نماز جس میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے) میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے اٹھے تو اسے اختیار ہے کہ بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ مسبوق اپنی باقی رکعتوں میں منفرد کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ زور سے پڑھنے کی صورت میں جہر کے ادنیٰ درجے پر عمل کرے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی جلد اول)

۱۵۔ مسبوق فجر کی نماز میں امام کے ساتھ تشہد میں شامل ہوا امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اٹھ کر اپنی نماز پوری کی۔ پھر معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے امام کی نماز نہیں

ہوئی تو اس صورت میں مسبوق کی نماز بھی نہیں ہوئی اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی)

۱۶۔ قعدہ اخیرہ میں مسبوق کو چاہیے کہ صرف تشہد پڑھے۔ اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک ختم ہو۔ اگر پہلے ہی پڑھ لیا تو اختیار ہے کہ چپ چاپ بیٹھا رہے یا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے یا چاہے تو پورا تشہد دوبارہ پڑھے۔ (کبیری جلد اول)

۱۷۔ اگر کوئی امام کے پہلے سلام پھیرتے وقت شریک ہوا۔ یعنی السلام کہنے کے بعد اور وعلیکم ورحمۃ اللہ کہنے سے پہلے شریک ہوا تو اس کی شرکت اور اقتداء درست نہیں ہو گی۔ سلام کی پہلی میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تکبیر تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔

(شامی جلد اول)

۱۸۔ امام دائیں طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق شامل ہو گیا۔ ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ تشہد پورا کر کے اٹھے۔ (شامی جلد اول)

۱۹۔ اگر جماعت کا قعدہ مل جائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

۲۰۔ امام اگر رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہے اور مسبوق شریک ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ اس کے بعد رکوع یا سجدہ میں جانا چاہیے۔ اور اگر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے بغیر رکوع یا سجدہ میں چلا گیا جب بھی نماز درست ہے۔ (البحر الرائق)

۲۱۔ امام رکوع میں ہے اور مسبوق شریک ہونا چاہتا ہے تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ اگر صرف تکبیر تحریمہ کہی اور دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا تو وہ رکعت اس کو مل گئی اور نماز بھی صحیح ہو گئی۔

(در مختار بر حاشیہ شامی)

۲۲۔ جمعہ کی نماز میں شامل ہونے کا طریقہ فجر کی نماز جیسا ہے اور وتر کی جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ مغرب کی نماز جیسا ہے۔

۲۳۔ مسبوق مغرب کی دوسری رکعت میں شامل ہوا اور امام نے دوسری رکعت میں سورۃ الناس پڑھی۔ اس صورت میں مسبوق کو اپنی بقیہ رکعت میں اختیار ہے کہ پوری قرآن میں سے جو سورۃ چاہے اور جہاں سے چاہے پڑھ لے۔ کیونکہ قرأت کے سلسلہ میں باقی نماز ابتدا کے حکم میں ہوتی ہے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی)

لاحق

لاحق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ یا سب رکعتیں جماعت میں شریک ہونے کے بعد جاتی رہیں۔ مثلاً نماز میں سو جائے اور کوئی رکعت جاتی رہے۔ یا وضو ٹوٹ جائے اور دوبارہ وضو کرنے کے دوران میں کوئی رکعت نکل جائے یا لوگوں کی کثرت سے رکوع و سجود نہ کر سکے یا امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کر لے اور اس وجہ سے اس کی رکعت کالعدم سمجھی جائے۔

۱۔ ایک شخص نے چار رکعت والی نماز امام کے ساتھ دو رکعت پڑھی تھی کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ وہ فوراً وضو کرنے گیا۔ وضو کر کے آیا تو امام قعدہ اخیرہ میں یا تیسری رکعت میں ملا۔ اب اسے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت بلا قرأت پڑھنی چاہیے۔ اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پائے تو امام کے ساتھ شامل ہو کر بقیہ ارکان پورے کرے۔ اگر وہ امام کے ساتھ شامل ہو گیا۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ رکعت ادا کی۔ جب بھی اس کی نماز درست ہے، مگر مکروہ ہے اور گنہگار ہو گا۔

(در مختار بر حاشیہ شامی)

۲۔ وضو دوبارہ کرنے کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو مقتدی کو اپنے مقام پر جا کر نماز پڑھنی چاہئے۔ اگر امام کی اور اس کے وضو کی جگہ میں کوئی چیز مانع ہے اقتدا نہ ہو تو وضو کی جگہ

بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ اگر جماعت ہو چکی ہو تو مقتدی کو اختیار ہے کہ چاہے محل اقتداء میں جا کر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کرے اور یہی بہتر ہے۔

تراویح کا بیان

صرف ماہ رمضان المبارک میں نماز عشاء کے بعد بیس تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہیں۔ اور افضل یہ ہے کہ ایک ایک سلام سے دو دو رکعت پڑھی جائیں اور ہر چار رکعت کے بعد بقدر چار رکعت کے بیٹھ کر درود شریف اور تسبیح پڑھنے میں صرف کیا جاوے۔ تسبیح مندرجہ ذیل کا تین مرتبہ پڑھ لینا بہتر ہے:

تسبیح تراویح

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ ط

(شامی ص ٦٦١ ج ١)

شرائط فرضیت نماز جمعہ

۱۔ مرد ہونا — عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

۲۔ بالغ ہونا — نابالغ پر فرض نہیں۔

۳۔ عاقل ہونا — پاگل پر فرض نہیں۔

۴۔ آزاد ہونا — غلام پر فرض نہیں۔

۵۔ تندرست ہونا — بیمار پر فرض نہیں اور وہ بوڑھا جو چلنے پھرنے کی

طاقت نہ رکھتا ہو وہ بھی بیمار کے حکم میں ہے۔

۶۔	بینا ہونا	نابینا پر جمعہ فرض نہیں۔
۷۔	چل کر جانے کی قدرت ہونا	لنگڑا، فالج زدہ اور ٹانگ کٹا جو جامع مسجد تک نہ جا سکتا ہو ان پر جمعہ فرض نہیں۔
۸۔	شہر میں مقیم ہونا	مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔

۹۔ قید میں نہ ہونا۔

۱۰۔ پولیس یا چوروں وغیرہ کا خطرہ نہ ہونا۔

۱۱۔ سخت بارش اور برف باری اور اس قسم کے دیگر مواقع نہ ہوں۔

شرائط ادائے جمعہ

۱۔ شہر یا بڑا قصبہ یا وہ دیہات جس میں اکثر ضروریات زندگی کی دکانیں ہوں۔

۲۔ سلطان یا اس کا نائب یا خطیب ہونا۔

۳۔ جماعت کا ہونا۔

۴۔ ظہر کے وقت کا ہونا۔

۵۔ اِذن عام ہونا، چنانچہ جیل خانہ اور بند قلعوں میں جمعہ جائز نہیں۔

۶۔ قبل از نماز خطبہ دینا۔

آداب جمعہ

۱۔ پہلی اذان کے بعد کاروبار ترک کرنا ضروری ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا۔

۳۔ صاف ستھرا لباس پہننا۔

۴۔ خوشبو استعمال کرنا۔

۵۔ نماز جمعہ سے پہلے ناخن تراشنا بال وغیرہ صاف کرنا۔

۶۔ زوال کے بعد جلد از جلد مسجد پہنچنا۔

آداب خطبہ

- جو امور نماز میں حرام ہیں، وہ خطبہ کے وقت بھی حرام ہیں۔ مثلاً کھانا پینا، سلام کا جواب دینا، کلام کرنا اگرچہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیوں نہ ہو، کوئی بری بات دیکھ کر زبان سے منع کرنا حرام ہے، حاضرین پر واجب ہے کہ چپ چاپ بیٹھ کر خطبہ سنیں۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص خطبہ کی حالت میں کلام کرے وہ اس گدھے کی مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو شخص بولنے والے سے کہے کہ چپ ہو جاؤ۔ اس کو بھی جمعہ کا ثواب نہیں ملتا۔ (رواہ احمد)
- اذان ثانی کا جواب بھی زبان سے نہ دے اور نہ ہی اذان کے بعد کی دعا زبان سے پڑھے۔
- دوران خطبہ نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی سن کر دل میں درود شریف پڑھے۔

نماز عید

یکم شوال کو عید الفطر اور دس ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ ہوتی ہے ان دونوں عیدوں کے روز دو دو رکعت بنیت عید پڑھنا واجب ہے، نماز جمعہ کے وجوب اور صحت کی جو شرائط ہیں وہی نماز عید میں بھی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ نماز جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور نماز سے پہلے ہوتا ہے، لیکن دونوں عیدوں کا خطبہ سنت ہے اور نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

عیدین کے دن امور مستحبہ

۱۔ غسل اور مسواک کرنا۔

۲۔ بہترین لباس جو میسر ہو پہننا۔

۳۔ خوشبو لگانا۔

۴۔ پیدل جانا۔

۵۔ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے آنا۔

۶۔ بجائے مسجد کے عید گاہ میں نماز عید پڑھنا۔

۷۔ عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز کھانا۔

۸۔ عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔

۹۔ عید الاضحیٰ میں نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا پینا۔

۱۰۔ نماز سے فارغ ہو کر اپنی قربانی کے گوشت سے کھانا۔

۱۱۔ عید گاہ جاتے آتے عید الفطر میں آہستہ اور عید الاضحیٰ میں جہراً تکبیر تشریق پڑھنا۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

مسئلہ: نو ذوالحجہ کی فجر سے ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک سلام کے فوراً بعد ایک مرتبہ جہراً تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔ اس میں مسافر، مقیم، مرد، عورت سب برابر ہیں، البتہ عورت آہستہ آواز میں پڑھے۔

مسئلہ: نماز عید سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا ممنوع ہے۔

نماز عید پڑھنے کا طریقہ

۱۔ دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کر کے ہاتھ باندھ کر ثناء یعنی سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پڑھیں۔

۲۔ پھر امام اور مقتدی دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ یہ یاد رہے کہ امام یہ تکبیریں زور سے پڑھے اور مقتدی آہستہ۔

۳۔ پھر اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ، بِسۡمِ اللّٰهِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کریں۔

۴۔ پھر جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں تو امام جب قرأت سے فارغ ہو تو تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہہ کر چھوڑ دیں۔ چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اٹھائے صرف تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں اور حسب قاعدہ نماز پوری کریں

۵۔ بعد از سلام امام دو خطبے منبر پر پڑھے اور ان کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبوں کے درمیان بیٹھتا ہے۔

بیمار کی نماز

وہ بیمار جو نماز میں کھڑے ہونے کی بالکل طاقت نہ رکھتا ہو یا کھڑے ہونے سے اسے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہو یا سر چکرا کر گر جانے کا خطرہ ہو، یا قیام کی طاقت تو ہے لیکن رکوع و سجود نہیں کر سکتا ہو تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع سجدہ بھی نہیں کر سکتا تو اشارے سے نماز پڑھے، رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے لیکن

سجدے کے اشارہ کے لئے رکوع کے اشارہ کی نسبت سر کو زیادہ جھکائے۔ اگر مریض میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو چت لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف کر کے سر کے اشارہ سے نماز پڑھے۔ لیکن اس صورت میں اگر تکیہ لگا کر بیٹھنے کی طاقت ہو تو پیچھے تکیہ لگا کر بیٹھنے کے قریب اونچا ہو کر بیٹھے ورنہ صرف سر کے نیچے کوئی سرہانہ رکھ لے۔

مسئلہ: اگر پہلو پر لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر لے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر بیمار کے پاس کوئی دوسرا شخص نہ ہو، اور وہ خود قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکتا ہو تو جس طرف رخ ہو اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔ اگر سر کے ساتھ اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ رہے تو نماز مؤخر کر دے پھر جب تندرست ہو جائے تو قضا کر لے ورنہ موت واقع ہو جانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

مسئلہ: جو شخص بے ہوش ہو گیا ہو اور پانچ یا اس سے کم نمازوں کا وقت گزر گیا تو ہوش آنے کے بعد ان نمازوں کو قضا کر لے اور اگر اس سے زیادہ وقت گزر گیا تو پھر وہ نمازیں معاف ہیں۔

مسئلہ: کشتی اور ریل گاڑی میں اگر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔

مسافر کی نماز

بہتر (۷۲) کلو میٹر دور کسی مقام کی نیت کر کے جب کوئی آدمی سفر شروع کر دے اور اس مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو شرعی لحاظ سے وہ مسافر ہے۔ اور مندرجہ ذیل احکام میں مقیم سے مختلف ہے۔

۱۔ نماز قصر پڑھنا اس کے ذمہ لازم ہے۔

۲۔ روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

۳۔ جمعہ کی فرضیت اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔

۴۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور قربانی کا وجوب نہیں رہتا۔ البتہ اگر وہ جمعہ یا

عیدین پڑھ لے تو بہتر ہے۔

مسئلہ: مسافر تین نمازیں یعنی ظہر، عصر، عشاء کی دو دو رکعتیں پڑھے گا، اگر چار پڑھے گا تو گنہگار ہو گا۔ اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے گا۔

مسئلہ: مسافر اگر مقیم کا مقتدی بنے تو اس کو چار رکعت ہی پڑھنی پڑیں گی۔

مسئلہ: مسافر اگر کسی شہر گیا اور ارادہ یہ ہے کہ ایک دن، دو دن یا آٹھ، دس دن بعد چلا جاؤں گا، لیکن جس کام کے لئے گیا تھا وہ نہ ہوا اور مزید کچھ دن رہنا پڑ گیا جس سے پندرہ دن یا اس سے زائد عرصہ گذر گیا تب بھی وہ مسافر ہے نماز قصر پڑھے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ آج کل، آج کل میں سال کیوں نہ گذر جائے وہ مسافر ہی شمار ہو گا اور نماز بھی قصر پڑھے گا۔

مسئلہ: مسافر جب اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائے تو قصر کرے گا اسی طرح جب سفر سے حدود شہر میں واپس داخل ہو گیا تو مقیم ہو گیا۔

مسئلہ: سفر کی حالت میں جو نمازیں قضا ہو گئیں وہ اقامت کی حالت میں دو رکعت ہی قضا کرے اور جو نمازیں گھر میں فوت ہو گئیں اگر سفر میں ان کی قضا کرے گا تو چار رکعت ہی قضا کرے۔

مسئلہ: جو شخص ہمیشہ سفر میں رہے، جیسے ملاح یا بسوں، ٹرکوں اور ریل گاڑیوں کے ڈرائیور یا جہاز کے پائلٹ، کپتان وغیرہ تو وہ ہمیشہ سفر کی نماز پڑھیں گے۔

مسئلہ: چلتی ریل گاڑی، بس، ٹرک اور بحری جہاز میں نماز ہو جاتی ہے بشرطیکہ قبلہ سے منحرف نہ ہو، البتہ ہوائی جہاز میں نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ: گاڑی سے اتر کر مسافر نے نماز شروع کر دی درمیانِ نماز میں گاڑی یا بس نے روانگی کی سیٹی دیدی تو نماز توڑ کر سوار ہونا جائز ہے۔

مسئلہ: دوران سفر وقت ہو اور طاقت بھی ہو تو سنن مؤکدہ پڑھ لینا افضل ہے اگر نہ پڑھے تو

کوئی حرج نہیں۔ البتہ فجر کی سنتوں کا زیادہ اہتمام کرے۔

نماز جنازہ کا بیان

۱۔ نیت: روبقبلہ ہو کر دل میں خیال کرے: چار تکبیر نماز جنازہ، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے درود رسول پاک ﷺ پر دعاء واسطے میت کے۔

۲۔ پہلی تکبیر کے بعد پڑھو:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

پاک ہے تو اے اللہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے

جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

بزرگی تیری اور بڑی ہے تعریف تیری اور نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے۔

۳۔ دوسری تکبیر کے بعد نماز والا درود شریف پڑھو۔

۴۔ تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھو:

بالغ مرد و عورت کی میت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

اے اللہ! بخش ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے حاضر اور غائب کو اور ہمارے چھوٹے کو

وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا ۚ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا

اور بڑے کو اور ہمارے مرد کو اور عورت کو اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

تو اسے اسلام پر زندہ رکھیو اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دے

(مشکوٰۃ ص ۱۴۶)

نابالغ لڑکے کی میت کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا

اے اللہ! بنا اس کو ہمارے لیے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ

وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

اور بنا اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔

نابالغ لڑکی کی میت کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا

اے اللہ! بنا اس کو ہمارے لیے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ

وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط

اور بنا اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔

۵۔ چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دو۔ (شامی)

مسئلہ: نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا جائز نہیں۔ دیکھو فتاویٰ سراجیہ ص ۲۳ خلاصہ الفتاوی ص ۲۲۵، انواع بارک اللہ ص ۲۵۹

مسئلہ: جنازہ کو قبرستان کی طرف لے جاتے وقت راستہ میں اونچی اونچی نعت خوانی یا ورد کلمہ شریف کا جائز نہیں، ہاں تسلی سے دل میں کلمہ شریف پڑھنے میں مضائقہ نہیں (فتاوی عالمگیری) تفصیل کے لیے دیکھو رسالہ تنبیہ الغافلین مؤلفہ مولوی فتح الدین صاحب اگویؒ۔

قبر کو میت میں اتارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ترمذی، در مختار)

قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

(شامی عالمگیری)

- دفن کے بعد ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کا پہلا رکوع اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؕ تک اور دوسرا آدمی قبر کی پائنتی کی کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کا آخری رکوع اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک پڑھے۔ (آثار سنن ص ۱۱ جلد ۲)
- اور بغیر ہاتھ اٹھائے اس طرح میت کے حق میں دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ

اے اللہ! بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور عافیت دے اس کو اور معاف کر اس کو اور باعزت کر اس کی مہمانی کو

وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ

اور فراخ کر اسکی قبر کو اور دھو دے اس کو پانی اور برف اور اولے سے اور صاف کر اس کو

الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ

گناہوں سے جیسے کہ تو نے صاف رکھا ہے سفید کپڑے یو میل سے اور عوض میں دے اس کو

دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا

گھر بہتر اس کے گھر سے اور اہل بہتر اس کے اہل سے اور جوڑا بہتر

مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اس کے جوڑ سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور پناہ دے اس کو قبر کے عذاب سے

وَعَذَابِ النَّارِ ؕ

اور دوزخ کے عذاب سے (مشکوٰۃ ص ۱۴۵)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ

اے اللہ! تو اس کا پروردگار ہے اور تونے ہی اس کو پیدا کیا اور تونے ہی اس کو اسلام کی ہدایت دی

وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا

اور تونے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور تو ہی خوب جانتا ہے اس کے باطن کو اور ظاہر کو

جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَھَا

ہم سفارشی ہو کر آئے ہیں سو اسے بخش دے (مشکوٰۃ ص ۱۴۷)

دعا زیارت قبور

۱۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ

سلام ہو تم پر اے قبروں کے رہنے والو! ایمان داروں اور مسلمانوں میں سے

وَاِنَّآ اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

اور اگر چاہا اللہ نے تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم سوال کرتے ہیں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا (مسلم)

۲۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

سلام پہنچے تم کو اے اہل قبور بخشے ہمیں اور تمہیں اللہ تم آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے قدم پر ہیں (ترمذی)

پہلا کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

فضیلت: حدیث میں ہے جو صدق دل سے اس کلمہ کو مانے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے مگر عمل شرط ہے کیونکہ جب وہب بن منبہ تابعی سے کہا گیا کہ کلمہ طیب جنت کی کنجی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہر کنجی کے لئے دندانوں کی ضرورت ہوتی ہے تب تالا کھلتا ہے ورنہ نہیں کھلتا۔ (مشکوٰۃ)

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کیلیے ہے اور نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا اور اللہ سب سے بڑا ہے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اور نہیں ہے طاقت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بڑی شان والا بڑی عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلیے بادشاہی ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ

اور اسی کیلیے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرے گا۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے وقت اس کلمہ کو پڑھا، اس کے اعمال نامہ میں دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱۴)

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر در پردہ

اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ

یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

بے شک غیب کی باتیں تجھے ہی خوب معلوم ہیں اور تو ہی بڑا عیبوں کا ڈھکنے والا ہے اور گناہوں سے بہت

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

معافی بخشنے والا ہے نہیں ہے کوئی قورت سوا اللہ کے جو عالی شان اور عظمت والا ہے

چھٹا کلمہ ردّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْـئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں حالانکہ میں اس کو جانتا

بِهٖ ۚ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ ۚ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ

ہوں اور میں معافی مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا

مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ

کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے

وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا ۚ

چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور باقی ہر قسم کی نافرمانیوں سے

وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اور میں ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور دن آخرت پر

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اور اچھی بری تقدیر پر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جی اٹھنے کے بعد مرنے کے

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسے کہ اسکی ذات اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیے

جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ط

اس کے تمام احکام

فضیلت اَسماءِ حسنیٰ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کرے جنت میں داخل ہو گا۔ (مشکوٰۃ)

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ			الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ	الْمَلِكُ
وہی ہے اللہ ایسا کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ			بڑا مہربان	نہایت رحم والا	بادشاہ
الْقُدُّوْسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيْزُ	الْجَبَّارُ
پاک	سلامتی دینے والا	امن دینے والا	محافظ	غالب	زبردست
الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ
بڑائی والا	پیدا کرنے والا	بنانے والا	صورت بنانے والا	نہایت بخشنے والا	زور والا
الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيْمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ
بڑا دینے والا	روزی دینے والا	فیصلہ دینے والا	جاننے والا	بند کرنے والا	کھولنے والا
الْخَافِضُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ
پست کرنے والا	اونچا کرنے والا	عزت دینے والا	ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا
الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	اللَّطِيْفُ	الْخَبِيْرُ	الْحَلِيْمُ	الْعَظِيْمُ
فیصلہ دینے والا	منصف	باریک دان	خبردار	بردبار	بزرگ
الْغَفُوْرُ	الشَّكُوْرُ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيْرُ	الْحَفِيْظُ	الْمُقِيْتُ
پردہ پوش	قدردان	بلند	بڑا	نگہبان	قوت دینے والا
الْحَسِيْبُ	الْجَلِيْلُ	الْكَرِيْمُ	الرَّقِيْبُ	الْمُجِيْبُ	الْوَاسِعُ
کافی	عظیم الشان	کرم کرنے والا	نگہبان	قبول کرنے والا	کشادہ رحمت

الْحَکِیْمُ	الْوَدُوْدُ	الْمَجِیْدُ	الْبَاعِثُ	الشَّھِیْدُ	الْحَقُّ
حکمت	دوست دار	بزرگ	اٹھانے والا	گواہ	سچا
الْوَکِیْلُ	الْقَوِیُّ	الْمَتِیْنُ	الْوَلِیُّ	الْحَمِیْدُ	الْمُحْصِی
ضامن	زبردست	مضبوط	دوست	ستودہ	ٹھہرنے والا
الْمُبْدِیُٔ	الْمُعِیْدُ	الْمُحْیِ	الْمُمِیْتُ	الْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ
نیا پیدا کرنے والا	لوٹانے والا	زندہ کرنے والا	مارنے والا	زندہ	تھامنے والا
الْخَافِضُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ
پست کرنے والا	اونچا کرنے والا	عزت دینے والا	ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا
الْحَکَمُ	الْعَدَلُ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ	الْحَلِیْمُ	الْعَظِیْمُ
فیصلہ دینے والا	منصف	باریک دان	خبردار	بردبار	بزرگ
الْغَفُوْرُ	الشَّکُوْرُ	الْعَلِیُّ	الْکَبِیْرُ	الْحَفِیْظُ	الْمُقِیْتُ
پردہ پوش	قدردان	بلند	بڑا	نگہبان	قوت دینے والا
الْحَسِیْبُ	الْجَلِیْلُ	الْکَرِیْمُ	الرَّقِیْبُ	الْمُجِیْبُ	الْوَاسِعُ
کافی	عظیم الشان	کرم کرنے والا	نگہبان	قبول کرنے والا	کشادہ رحمت
الْحَکِیْمُ	الْوَدُوْدُ	الْمَجِیْدُ	الْبَاعِثُ	الشَّھِیْدُ	الْحَقُّ
حکمت	دوست دار	بزرگ	اٹھانے والا	گواہ	سچا
الْوَکِیْلُ	الْقَوِیُّ	الْمَتِیْنُ	الْوَلِیُّ	الْحَمِیْدُ	الْمُحْصِی
ضامن	زبردست	مضبوط	دوست	ستودہ	ٹھہرنے والا
الْمُبْدِیُٔ	الْمُعِیْدُ	الْمُحْیِ	الْمُمِیْتُ	الْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ
نیا پیدا کرنے والا	لوٹانے والا	زندہ کرنے والا	مارنے والا	زندہ	تھامنے والا

الْواجِدُ	الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ	الْاَحَدُ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ
غنی	بزرگی	اکیلا	تنہا	بے نیاز	قدرت والا
الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ	الْمُؤَخِّرُ	الْاَوَّلُ	الْاٰخِرُ	الظَّاهِرُ
قدرت دینے والا	سب سے پہلا	سب سے پچھلے	اول	آخر	کھلا ہوا
الْبَاطِنُ	الْوَالِي	الْمُتَعَالِي	الْبَرُّ	التَّوَّابُ	الْمُنْتَقِمُ
پوشیدہ	وارث	برتر	نیک	توبہ قبول کرنے والا	بدلہ لینے والا
الْعَفُوُّ	الرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ		ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	
معاف کرنے والا	بڑا مہربان	سب ملکوں کا مالک		بزرگی اور بخشش	
الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِيُّ	الْمُغْنِيُ	الْمَانِعُ	الضَّآرُّ
انصاف کرنے والا	جمع کرنے والا	بے پرواہ	آسودہ کرنے والا	روکنے والا	بگاڑنے والا
النَّافِعُ	النُّوْرُ	الْهَادِي	الْبَدِيْعُ	الْبَاقِي	الْوَارِثُ
نفع دینے والا	روشنی والا	راہ دکھانے والا	پیدا کرنے والا	ہمیشہ رہنے والا	وارث
الرَّشِيْدُ	الصَّبُوْرُ				
نیک راہ بتانے والا	صبر والا				

مسنون دعائیں

صبح وشام پڑھنے کی دعائیں

۱۔ بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ کہ جسکے نام کے ساتھ نہیں نقصان پہنچا سکتی کوئی چیز زمین میں

وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اور نہ آسمان میں اور وہ سنتا اور جانتا ہے۔ (یہاں تک تین مرتبہ)

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

پناہ چاہتا ہوں میں حق تعالیٰ کے کامل کلمات کی تمام مخلوق کی برائی سے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ

اے اللہ! آپ ہی کی قدرت سے صبح کی ہم نے اور آپ ہی کی قدرت سے شام کی ہم نے اور آپ ہی کی قدرت سے ہم زندہ ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں

وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

اور طرف آپ ہی کے اٹھنا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ نہیں ہے کوئی شریک اسکا

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

راضی ہیں ہم اللہ سے باعتبار رب ہونے کے اور اسلام سے باعتبار دین ہونے کے اور محمد صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَبِيًّا اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ

وسلم سے باعتبار نبی ہونے کے صبح کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمہ اخلاص پر

وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَآ

اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ حضرت

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر جو خاص مطیع تھے اور نہ تھے مشرکوں میں سے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا

اے اللہ! تو ہی ہے رب میرا نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے پیدا کیا تو نے مجھے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں

عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ

تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں جہاں تک میں طاقت رکھتا ہوں اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا

عَلَيَّ وَاَبُوْٓءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ؕ

اپنے اوپر اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا پس بخش دے مجھے کیونکہ نہیں بخشتا ہے سوا تیرے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس گناہ کی برائی سے جو میں نے کیا (ایک مرتبہ)

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

کافی ہے مجھ کو اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ رب ہے عرش عظیم کا (پانچ مرتبہ)

سورج نکلے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے اور اپنا بسر جھاڑ لیوے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس روز تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔

یا یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

اے اللہ میں تیرا ہی نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے

سُبْحٰنَ اللّٰہِ	۳۳بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	۳۳بار
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۳۴بار

جب سو کر اٹھے تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

سب تعریفیں خدا ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

وتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ پڑھے

سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی یعنی اللہ کی جو بہت زیادہ پاک ہے۔

تیسری بار بہ آواز بلند کہے اور قُدُّوْسُ کی دال کو خوب کھینچے۔

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرمادے۔

تم نے پڑھ لیا تو اگر اس دن یا اس رات میں مر جاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔

جب گھر سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

میں اللہ ہی کا نام لیکر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

گھر میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اسکے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔

بازار میں جب جائے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں۔

جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ کہنا بھول گیا تو یاد آنے پر یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ

میں نے اسکے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھی جائے شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔

جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

دودھ پی کر یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

اے اللہ انکے رزق میں برکت دے اور انکو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

جب روزہ افطار کرے تو پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے روزہ کھولا۔

افطار کے بعد یہ پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ثواب ثابت ہو چکا۔

اگر کسی کے یہاں روزہ افطار کرے تو یہ پڑھے

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

دولہا کو یوں مبارکبادی دیوے

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ

اللہ تجھے برکت دیوے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔

شب قدر میں یوں دعاء مانگے

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ تو معاف فرمانے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔

جب نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالسَّلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

اے اللہ اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کے ساتھ جن سے تو راضی ہے اسے نکال رکھ۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعاء دیوے

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

اللہ تجھے ہنساتا رہے۔

کسی مریض مسلمان کی عیادت کو جائے تو یوں تسلی دے

لَا بَاسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

کچھ ڈر نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ پڑھے

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اس کی قدرت کے بغیر) اسے قبضے میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

کسی منزل (ریلوے اسٹیشن بس اسٹاپ) پر اترے تو یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمّٰتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

ادائیگی قرض کے لئے دعا

نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا خصوصاً بہتر ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ

اے اللہ ! میں پناہ پکڑتا ہوں تیری فکر سے اور غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بزدلی سے

وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ

اور بخل سے اور میں عاجزی اور کاہلی سے تیری پناہ چاہتاہوں اور پناہ چاہتاہوں تیری

غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ط

قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے۔

کسی بھی رنج و مصیبت کے وقت کی دعا

کسی بھی رنج و غم اور مصیبت کے وقت یہ پڑھے اور دعا مانگے:

(۱)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ اَسْئَلُكَ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں (یعنی میرے ماں باپ بھی تیرے ہی بندے ہیں) میری پیشانی (ہستی) تیرے ہی ہاتھ میں ہے تیرا ہر حکم میرے حق میں نافذ ہے، تیرا ہر فیصلہ میرے حق میں عین انصاف ہے، میں تیرے ہر اس نام (کے توسل سے) جو تیرا (معروف) ہے، تو نے اس سے (اپنا) نام رکھا یا اس کو اپنی کتاب (قرآن) میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتلایا یا تو نے اس کو علم غیب (کے خزانے) میں اپنے پاس ہی محفوظ رکھا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار نگاہ کا نور اور میرے غم

کے ازالے اور پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

(۲)

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ

اے اللہ! تو میرے لئے خیر تجویز کردے اور تو ہی (اس کا) میرے لئے انتخاب کردے اور مجھے حوالے نہ کر میرے نفس کے پلک جھپکنے (کی مقدار تک کے لئے بھی)

(۳)

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنَا بِسَتْرِكَ الْجَمِیْلِ ط

اے اللہ! ہمیں چھپالے اپنے (عفوو بخشش) کے پردہ جمیل میں

(۴)

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَتِنَا ط

اے اللہ! تو ہماری برائیوں پر پردہ ڈال دے اور ہماری گھبراہٹوں کو دور فرما۔

(۵)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ط

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، تنگی (رزق) سے فراخی کے بعد

(۶)

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ط

اے اللہ! تو میرے دل میں ڈال دے میری بھلائی اور مجھے پناہ دے میرے نفس کے شر سے۔

بعض ضروری نصائح از شیخ المشائخ

حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ العزیز مہاجر مکی

اول مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و الجماعت حاصل کرے پھر ان رذائل کو دور کرے حرص، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، کینہ۔

اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر، شکر، قناعت، توکل، رضا، شرع کا پابند رہے کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔ خلاف شرع فقراء سے بچے۔ اپنے آپ کو سب سے کمتر جانے۔ بات نرمی سے کرے، سکوت و خلوت کو محبوب رکھے نہ اتنا کھائے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے فقر و فاقہ سے تنگدل نہ ہو اپنے لوگوں سے نرمی برتے انکی خطا و قصور سے در گذر کرے کسی کی غیبت نہ کرے عیب جوئی نہ کرے عیب پوشی کرے۔ اپنے عیوب پیش نظر رکھے، کم ہنسے زیادہ روئے۔ عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے ارزاں رہے، موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے۔ غیر مشروع مجلس میں نہ جائے رسول جہل سے بچے۔ ان اعمال پر مغرور نہ ہو۔ اولیاء کے مزارات سے (شرع طریقہ پر) مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبروں پر جاکر ایصال ثواب کرے۔ غرباء و مساکین اور علماء و صلحاء کی صحبت رکھے مرشد کا ادب و فرمان کامل طور پر بجالائے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرتے رہے۔

تمت بالخیر